فضائلِ مدینہ منورہ

مؤلف

حضرت مولانا مفتی عبد الرحمن کوثر مدنی حفظہ اللہ

بن

عالم ربانی حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ

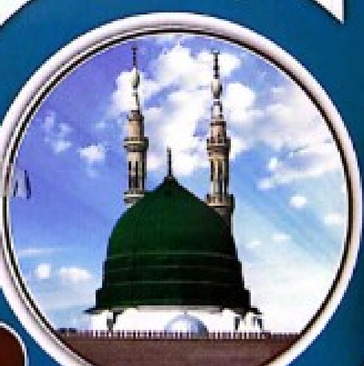

البشریٰ

ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

﴿ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴾

(آل عمران: ۹۷)

فضائلِ مدینہ منوّرہ

جمع وترتیب وبیانِ دلائل

مولانا مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی حفظہ اللہ

ابن

عالم ربانی حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

معہد الترمذی ایچی سن سوسائٹی رائے ونڈ روڈ لاہور

فہرست

فضیلت نمبر ۱ .... ۱۳

مدینہ منورہ سچائی کا مرکز ہے ۱۳

فضیلت نمبر ۲،۳ .... ۱۴

مدینہ منورہ ایمان کا مظہر اور اس کا مرکز ہے ۱۴

فضیلت نمبر ۴ .... ۱۶

مدینہ کا نام نامی قرآن کریم میں ۱۶

فضیلت نمبر ۵ .... ۱۸

فتحِ مکہ سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت فرض ہونے کا بیان ۱۸

فضیلت نمبر ۶ .... ۲۰

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنیوالوں کی صفات اور فضیلت ۲۰

فضیلت نمبر ۷،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲ .... ۲۴

انصارِ مدینہ کی صفات اور فضیلت ۲۴

فضیلت نمبر ۱۳ .... ۳۱

حضراتِ مہاجرین وانصارِ مدینہ کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی رضا کا اعلان اور دائمی جنت کی خوشخبری . ۳۱

فضیلت نمبر ۱۴،۱۵،۱۶،۱۷ .... ۳۳

مدینہ منورہ میں ایسی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ۳۳

ان روایات کی جمع اور تطبیق ۳۵

فضیلت نمبر ۱۸ .... ۳۶

مدینہ منورہ مہبطِ وحی ہے قرآن کریم کا بڑا حصہ اس میں نازل ہوا ۳۶

باب دوم ۳۸

مدینہ منورہ کے فضائل احادیث شریفہ کی روشنی میں ۳۸
فضیلت نمبر ۱۹ .... ۳۸
مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے ۳۸
فضیلت نمبر ۲۰ .... ۳۹
مسجد نبوی شریف ان تین مساجد میں سے ہے جن کی طرف مستقل طور پر سفر کیا جاتا ہے ۳۹
فضیلت نمبر ۲۱ .... ۳۹
مسجد نبوی شریف میں ایک ایسا باغ ہے جو جنت کے باغوں میں سے ہے ۳۹
فضیلت نمبر ۲۴، ۲۳، ۲۲ .... ۴۰
مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازوں کی فضیلت ۴۰
فضیلت نمبر ۲۵ .... ۴۲
گھر سے مسجد نبوی شریف کی نیت کر کے چلنے کا اجر و ثواب ۴۲
فضیلت نمبر ۲۶ .... ۴۳
مسجد نبوی شریف میں تعلیم و تعلم، جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے ۴۳
فضیلت نمبر ۲۷ .... ۴۴
منبرِ رسول ﷺ کی فضیلت ۴۴
فضیلت نمبر ۲۸ .... ۴۵
رسول اللہ ﷺ کا اپنے منبر سے اپنے حوضِ کوثر کو دیکھنا ۴۵
فضیلت نمبر ۲۹ .... ۴۷
منبر نبوی شریف کے پاس جھوٹی قسم کھانے کی وعید ۴۷
فضیلت نمبر ۳۰ .... ۴۸
ستونِ مصحف شریف کے پاس نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا ۴۸

فضیلت نمبر ۳۱ .... ۴۹
مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے ۴۹
فضیلت نمبر ۳۲ .... ۵۰
صحابی رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان کہ مجھے مسجد قباء میں نماز پڑھنا بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے
.... ۵۰
فضیلت نمبر ۳۳ .... ۵۱
رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہر ہفتہ کو سواری پر یا پیادہ مسجد قباء تشریف لے جانا ۵۱
فضیلت نمبر ۳۴ .... ۵۴
مدینہ منورہ کی بستی کی طرف نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہجرت فرمانے کا حکم ۵۴
فضیلت نمبر ۳۵ .... ۵۵
مدینہ ایمان کے لوٹنے کی (جمع ہونے) کی جگہ ہے ۵۵
فضیلت نمبر ۳۶ .... ۵۷
مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کی طرح رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا محبوب شہر ہے یا اس سے بھی زیادہ محبوب ہے ۵۷
فضیلت نمبر ۳۷ .... ۵۸
رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر مدینہ منورہ کا روشن ہو جانا ۵۸
فضیلت نمبر ۳۸، ۴۱، ۴۰، ۳۹ .... ۵۹
مدینہ منورہ قبۃ الاسلام، ایمان کا گھر، ہجرت کی زمین اور حلال اور حرام کا مرکز ہے ۵۹
فضیلت نمبر ۴۲، ۴۳ .... ۶۰
مدینہ کا حرم ہونا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اس کے مُد اور صاع میں برکت کی دعا فرمانا ۶۰
فضیلت نمبر ۴۴ .... ۶۱
رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ کی حرمت بیان فرماتے ہوئے اس کے حدودِ اربعہ کی بھی تعیین فرمائی .۶۱

فضیلت نمبر ۴۵،۴۶ .... ٦٣
مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت، اور اس کے شکار کی حرمت ٦٣
فضیلت نمبر ۴۸،۴۷ .... ٦۴
مدینہ منورہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے اور اچھے آدمی کو نکھار دیتا ہے ٦۴
فضیلت نمبر ۴۹ .... ٦٦
مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کرنا دنیا کے سبز وشاداب شہروں میں رہنے سے بہتر ہے ٦٦
فضیلت نمبر ۵۰ .... ٦٨
مدینہ منورہ سے جو بے رغبت ہو کر نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر آدمی کو مدینہ منورہ میں آباد فرمادے گا ٦٨
فضیلت نمبر ۵۱ .... ٦٩
آخر زمانہ میں بُرے لوگوں کو نکالنے کیلئے مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئیگا اور ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر بھاگ جائیگا ٦٩
فضیلت نمبر ۵۲،۵۳ .... ٧٠
مدینہ منورہ میں نہ دجال داخل ہو گا اور نہ طاعون پھیلے گا ٧٠
فضیلت نمبر ۵۴ .... ٧١
مدینہ منورہ میں دجال کا رعب بھی داخل نہیں ہو گا ٧١
فضیلت نمبر ۵٦،۵۵ .... ٧٢
مدینہ منورہ سے ایک ایسا شخص نکلے گا جو افضل لوگوں میں سے ہو گا، اور اس کی شہادت اللہ کے نزدیک بہت عظیم ہو گی، اور لوگوں کو کانے دجال سے ڈرائے گا ٧٢
فضیلت نمبر ۵٨،۵٧ .... ٧۴

مدینہ منورہ کا اُحد پہاڑ آنحضرت ﷺ سے محبت کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں
.... ۷۴
فضیلت نمبر ۵۹ .... ۷۴
نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری پر احد پہاڑ کا خوشی میں جنبش کرنا ۷۴
فضیلت نمبر ۶۰ .... ۷۶
رسول اللہ ﷺ کا شہداء احد کی زیارت فرمانا ۷۶
فضیلت نمبر ۶۱ .... ۷۷
سفر سے واپسی پر مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد گھر جانے سے پہلے مسجد نبوی شریف میں دو رکعت ادا کرنا ... ۷۷
فضیلت نمبر ۶۲ .... ۷۸
اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے والوں کے لئے سخت وعیدوں کا بیان ۷۸
فضیلت نمبر ۶۳ .... ۷۹
اہل مدینہ کا مقام کہ جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا گویا اس نے نبی کریم ﷺ کے دل کو ڈرایا ۷۹
فضیلت نمبر ۶۴ .... ۸۰
مدینہ طیبہ میں سب سے بڑے عالم ہونے کی بشارت ۸۰
فضیلت نمبر ۶۵ .... ۸۱
مدینہ منورہ محفوظ قلعہ ہے ۸۱
فضیلت نمبر ۶۶ .... ۸۲
آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے مدینہ منورہ کی طرف لوگوں کے قلوب کا کھنچنا ۸۲
فضیلت نمبر ۶۷، ۶۸ .... ۸۳
آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے مدینہ منورہ کی آب وہوا خوب عمدہ ہو گئی اور اس کا بخار جحفہ منتقل ہو گیا
.... ۸۳

فضیلت نمبر ۶۹ .... ۸۷
مدینہ منورہ سے یہود کا اخراج ۸۷
فضیلت نمبر ۷۰ .... ۸۸
رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مدینہ منورہ کے درو دیوار کو دیکھ کر شدتِ اشتیاق سے سواری تیز فرمالینا ۸۸
فضیلت نمبر ۷۱ .... ۸۹
اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے ۸۹
فضیلت نمبر ۷۲، ۷۳، ۷۴ .... ۹۰
مدینہ منورہ کے پھل اور رزق میں برکت ہونے کا بیان ۹۰
فضیلت نمبر ۷۵ .... ۹۲
رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدینہ منورہ کیلئے مکہ مکرمہ کی برکتوں سے دوگنی برکت کی دعا فرمانا............ ۹۲
فضیلت نمبر ۷۶ .... ۹۳
مدینہ منورہ بلدِ اسلام ہے اس میں کسی دوسرے دین کی گنجائش نہیں ۹۳
فضیلت نمبر ۷۷، ۷۸ .... ۹۴
مدینہ منورہ میں قتال کی حرمت اور درخت کاٹنے کا بیان ۹۴
فضیلت نمبر ۸۰، ۷۹، ۸۱، ۸۲ .... ۹۵
مدینہ منورہ کی گھانس کاٹنے کی اور مدینہ کا شکار بھگانے کی اور مدینہ کے لقطہ کو اٹھانے کی اور مدینہ میں ہتھیار
اٹھانے کی ممانعت ۹۵
فضیلت نمبر ۸۳ .... ۹۶
مدینہ منورہ گناہوں کو دور کر دیتا ہے ۹۶
فضیلت نمبر ۸۴ .... ۹۷
مدینہ منورہ کے قلعوں کو گرانے کی ممانعت ۹۷

فضیلت نمبر۸۵ .... ۹۸
مدینہ منورہ کی وادی عقیق مبارک وادی ہے ۹۸
فضیلت نمبر۸۶ .... ۹۹
مدینہ منورہ کی وادیٔ بطحان کی فضیلت ۹۹
فضیلت نمبر۸۷ .... ۱۰۰
آنحضرت ﷺ کا وادی بطحان کی مٹی سے مریض کا علاج فرمانا ۱۰۰
فضیلت نمبر۸۸ .... ۱۰۱
مدینہ کی مٹی میں باذن اللہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) شفاء ہے ۱۰۱
فضیلت نمبر۸۹ .... ۱۰۳
مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو اور زہر سے تحفظ کا ذریعہ ہے ۱۰۳
فضیلت نمبر۹۰ .... ۱۰۴
مدینہ منورہ کی کھجور '' عجوة العالية '' میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاء ہے ۱۰۴
فضیلت نمبر۹۱ .... ۱۰۴
عجوہ بحکم الٰہی دل کے امراض کیلئے باعث شفاء ہے اور حکم الٰہی سے دل کی بند شدہ شریانوں کو کھولنے کا باعث ہے ۱۰۴
فضیلت نمبر۹۲ .... ۱۰۶
اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ کی عجوہ کھجور ہر مرض سے حفاظت کا ذریعہ ہے ۱۰۶
فضیلت نمبر۹۳ .... ۱۰۶
مہاجرین اور انصار مدینہ میں مؤاخاۃ (بھائی چارہ کی فضا) ۱۰۶
فضیلت نمبر۹۴ .... ۱۰۷
انصارِ مدینہ کا مہاجرین کے لئے اپنا مال پیش کرنا ۱۰۷

فضیلت نمبر ۹۵ ...... ۱۰۹
مدینہ منورہ کا اسلام کے لشکروں کا مرکز بننا اور مدینہ سے دوسری بستیاں فتح ہونے کی خوشخبری ۱۰۹
فضیلت نمبر ۹۶ ...... ۱۱۰
مدینہ کے اطراف کو آباد رکھنے کی ترغیب ۱۱۰
فضیلت نمبر ۹۷ ...... ۱۱۱
مدینہ منورہ دینِ اسلام کا ایسا شہر ہے جو تاقیامت آباد رہے گا ۱۱۱
فضیلت نمبر ۹۸ ...... ۱۱۲
مدینہ منورہ کے راستوں پر ملائکہ کا پہرہ ہے ۱۱۲
فضیلت نمبر ۹۹ ...... ۱۱۳
رسول اللہ ﷺ کا اہلِ مدینہ کیلئے برکت کی دعائیں فرمانا ۱۱۳
فضیلت نمبر ۱۰۰، ۱۰۱ ...... ۱۱۳
مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کا مسکن ہے اور امن کا شہر ہے ۱۱۳
فضیلت نمبر ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲ ...... ۱۱۵
مدینہ منورہ دار الہجرت، دار السنۃ اور دار السلامہ ہے، اور اہل فقہ کا مرکز ہے اور شریف لوگوں کی قیام گاہ ہے
اور عقلمند اور اچھی رائے رکھنے والوں کی بستی ہے ۱۱۵
فضیلت نمبر ۱۰۸ ...... ۱۱۶
نبی رحمت ﷺ کی سفارش اور گواہی ایسے شخص کیلئے جس نے مدینہ منورہ کے مصائب پر صبر کیا ۱۱۶
فضیلت نمبر ۱۰۹ ...... ۱۱۷
مدینہ میں انتقال کرنے والے کیلئے آنحضرت ﷺ کی شفاعت اور گواہی ۱۱۷
فضیلت نمبر ۱۱۰ ...... ۱۱۹
نبی اکرم ﷺ کا بکثرت بقیع تشریف لے جانا اور اہل بقیع کے لئے دعا و استغفار فرمانا ۱۱۹

مقدمہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين الذي أمر نبيه وحبيبه وصفيه ﷺ بالهجرة إلى قرية تأكل القرى وجعل فيها روضة من رياض الجنة ووصفها بمدخل صدق وسمّاها طابة واختارها للوحي مهبطاوجعلها دار الإيمان ومركز الدعوة إلى الإسلام والصلاة والسلام الأتمان الأكملان على الهادي البشير و السراج المنير الذي تنورت المدينة بقدومه الشريف وتعطرت أجواءها من طيبه الكريم وأحبها نبي الرحمة والهدى ودعا لها ضعفي ما دعا خليل الله إبراهيم عليه السلام لمكة وحرمها كما حرم إبراهيم عليه السلام مكة وعلى آله الطيبين الطاهرين وعلى أصحابه البررة الكرام من المهاجرين والأنصار ومن تبعهم بإحسان إلى يوم المعاد.

أمابعد بندہ نے بفضل اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کے مبارک شہر مدینہ منورہ کے فضائل قرآن کریم اور احادیث شریفہ سے جمع کئے ہیں یہ بندہ کے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ اللہ تعالی کے سب سے زیادہ حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شہر میں قیام نصیب فرمادیا اور اس مبارک شہر میں بندہ کو اور بندہ کے اہل عیال کو آباد فرمایا اور اس مبارک شہر کے فضائل لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔فالحمد لله كما ينبغي لجلال وجهه وعظيم سلطانه۔

ویسے تو مدینہ منورہ کے فضائل پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن اس کتاب کی خصوصیت

یہ ہے کہ اس میں ایک باب مستقلا ایسا ہے کہ جس میں قرآن کریم سے مستنبط کرکے مدینہ منورہ کے فضائل جمع کئے ہیں اور دوسرے باب میں صحیح احادیث شریفہ سے فضائل جمع کئے ہیں اللہ تعالی سے والہانہ دعاہے کہ اس متواضع کوشش کو قبول فرماکر اپنے بندوں کے لئے نافع بنائے اور بندہ کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے آمین۔

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله و صحبه أجمعين.

كتبه العبد الفقير إلى رحمة الله وفضله
عبد الرحمن الكوثر عفا الله عنه وعافاه
وجعل آخرته خيرا من أولاه ، وجعل خير أيامه يوم يلقاه آمين
ابن الشيخ مولانا المفتي محمدعاشق إلهي البرني المهاجر المدني
رَوَّاهُ اللّٰهُ مِنَ الكَوْثَرِ الأَحْلَى وَأَسْكَنَهُ الفِرْدَوْسَ الأَعْلَى آمين

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم

فضیلت نمبر ۱

مدینہ منورہ سچائی کا مرکز ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَقُل رَّبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٖ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٖ وَٱجۡعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلۡطَٰنٗا نَّصِيرٗا ٨٠﴾ (الإسراء:۸۰)

ترجمہ: اورآپ یوں دعا کیجئے کہ اے رب مجھے ایسی جگہ داخل کیجئے جو خوبی کی جگہ ہو، اور مجھے خوبی کے ساتھ نکالئے، اور میرے لئے اپنے پاس سے ایسا غلبہ عطا فرمایئے جس کے ساتھ مدد ہو۔

تشریح: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (۱) نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مقیم تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت (اس موقع پر) نازل فرمائی۔

---

(۱) عن ابن عباس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمَا " كان رسول ٱللَّه صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ، بمكة ثم، أمر بالهجرة، وأنزل عليه: ﴿وَقُل رَّبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٖ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٖ وَٱجۡعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلۡطَٰنٗا نَّصِيرٗا ٨٠﴾ [الإِسۡرَاء الآية ۸۰] مسند أحمد ط الرسالة (۳/ ٤۱۷) برقم(۱۹٤۸) وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (٢) مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب کفارِ مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مشورہ کیا کہ آپ کو قتل کردیں یا جلاوطن کردیں یا نظر بند کردیں۔ اور اللہ پاک نے اہل مکہ سے قتال کا ارادہ فرمایا تو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کیلیے دعا کرنے کا حکم فرمایا، یعنی اسی مذکورہ بالا آیت کے ذریعہ۔

مشہور مفسر حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ﴿مُدۡخَلَ صِدۡقٍ﴾ سے مدینہ منورہ مراد ہے اور ﴿مُخۡرَجَ صِدۡقٍ﴾ سے مکہ مکرمہ مراد ہے، اور عبدالرحمن بن زید بن اسلم رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے، اور اس بارے میں تمام اقوال میں سب سے زیادہ مشہور قول یہی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

فضیلت نمبر ٣، ٢

مدینہ منورہ ایمان کا مظہر اور اس کا مرکز ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلۡإِيمَٰنَ مِن قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّونَ مَنۡ هَاجَرَ إِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمۡ حَاجَةٗ مِّمَّآ أُوتُواْ وَيُؤۡثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٞۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفۡسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ٩﴾ [الحشر الآية ٩]

---

(٢) وقال الحسن البصري في تفسير هذه الآية: إن كفار أهل مكة لما ائتمروا برسول الله صلى الله عليه وسلم ليقتلوه أو يطردوه أو يوثقوه، فأراد الله قتال أهل مكة، أمره أن يخرج إلى المدينة. تفسير ابن كثير ط العلمية (٥/ ١٠٢)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے اپنا ٹھکانہ دار اور ایمان کو (یعنی مدینہ کو) ان سے (یعنی مہاجرین کی آمد سے) پہلے بنالیا، یہ حضرات اس سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے، اور اپنے سینوں میں اس مال کی وجہ سے کوئی حاجت محسوس نہیں کرتے، اور اپنی جانوں پر (ان مہاجرین کو) ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود انھیں حاجت ہو، اور جو شخص اپنے نفس کی کنجوسی سے بچادیا گیا سو یہ وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

تفسیر: مفسر ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ان حضرات نے (یعنی حضراتِ انصار) نے مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اصل ٹھکانہ بنالیا، اور اپنے گھر و وطن کی طرح اس کو اپنالیا اور ایمان باللہ اور ایمان بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (مکمل) اختیار کر لیا۔[۳]

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ معالم التنزیل میں لکھتے ہیں کہ آیت کریمہ میں جن حضرات کا ذکر ہے ان سے مراد انصار ہیں جنھوں نے مدینہ کو اپنا وطن بنایا، جو کہ دارِ ہجرت اور دارِ ایمان ہے۔ مفسر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: مدینہ کو ایمان اس لئے کہا گیا کیونکہ یہ شہر ایمان کا مظہر ہے، اور ایمان کو اسی کی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ (معالم التنزیل)[٤]

(٣)- (تفسير الطبری (٤٢٨)

(٤) -وهم الأنصار تبوءوا الدار توطنوا الدار أي المدينة اتخذوها دار الهجرة والإيمان. مختصر تفسير البغوي المسمى بمعالم التنزيل (٦/ ٩٤٢)

فضیلت نمبر ۴

مدینہ کا نام نامی قرآن کریم میں

رسول اللہ ﷺ کی جائے ہجرت کا ذکر قرآن پاک میں متعدد مقامات پر "مدینہ" کے نام سے وارد ہوا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے یہاں بھی یہ مبارک شہر اس نامِ نامی سے موسوم ہے، جن میں سے ایک آیت یہ ہے۔

﴿مَا كَانَ لِأَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُواْ عَن رَّسُولِ ٱللَّهِ وَلَا يَرْغَبُواْ بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِۦ﴾ [التَّوْبَة الآية ١٢٠] حدیثِ شریف میں بھی اس شہر کو "مدینہ" فرمایا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الناس كما يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ(٥). (متفق عليه)

ترجمہ: مجھے ایسی بستی (میں رہنے) کا حکم دیا گیا ہے جو ساری بستیوں کو کھالے گی، یہ لوگ (یعنی منافقین) اس بستی کو یثرب کہتے ہیں، حالانکہ وہ مدینہ ہے، یہ (شہر بُرے) آدمیوں کو اسطرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ منافقین اس (شہر مدینہ) کو یثرب کہتے ہیں، جب کہ اس کا نام مدینہ (ہو گیا) ہے، اور اسکا نام طابۃ ہے، اور طیبہ ہے، اس

---

(٥)- البخاری: (١٨٧١) باب فضل المدينة ، ومسلم كتاب الحج (١٣٨٢)، باب المدينة تنفى شرارها

لئے اس کو "یَثْرِبْ" کہنے میں کراہیت ہے۔(۶)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں تحریر فرماتے ہیں: مدینہ وہ مشہور شہر ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی، اور وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے، پس جب صرف مدینہ بولا جائے تو اس سے مراد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوگا، اور جب کسی دوسرے شہر کو مدینہ کہا جائے تو اس کے لئے کسی نسبت یا قید کا ہونا ضروری ہے، اس لئے کہ اس شہر مدینہ کی شان ہی ایسی ہے جیسا کہ ثریا کے لئے ستارہ۔(۷)

فائدہ: اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شہر کو "مدینہ منورہ" یعنی روشن شہر کہا جاتا ہے۔ یہ اس نسبت سے کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد یہ شہر روشن ہوا، اور اس شہر کی ہر چیز روشن ہوئی، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس روز مدینہ کی ہر چیز منور ہوگئی..." الحدیث۔(۸)

---

(٦) - (شرح نووی علی صحیح مسلم ج ۹ / ص١٥٤)

(۷)- (فتح الباری ج ٤ / ص ۸۹)

(۸) عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شيء، فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء، وما نفضنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الأيدي وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا. سنن الترمذي (رقم ٣٦١٨) أبواب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم.

فضیلت نمبر ۵

فتحِ مکہ سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت فرض ہونے کا بیان

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا۟ فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا۟ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ قَالُوٓا۟ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ ٱللَّهِ وَٰسِعَةً فَتُهَاجِرُوا۟ فِيهَا ۚ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا ٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُو۟لَٰٓئِكَ عَسَى ٱللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾ ﴾ (سورة النساء)

ترجمہ: بے شک فرشتے جن لوگوں کی جان ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر رکھا تھا ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں بے بس تھے، فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم ترک وطن کر کے دوسری جگہ چلے جاتے، سو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُری جگہ ہے، لیکن جو مرد اور عورتین اور بچے قادر نہ ہوں کہ کوئی تدبیر کر سکیں اور نہ راستے سے واقف ہوں ۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے گا اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ (تفسیر انوار البیان)

تفسیر: مفسر عطاء رحمہُ اللہ تعالی کا قول ہے: اس آیت میں ﴿ أَرْضُ ٱللَّهِ ﴾ (یعنی اللہ کی زمین) سے مراد مدینہ منورہ کی زمین ہے۔[9]

---

(۹) (تفسیر البحر المحیط ج ۹ / ص۳٦٦)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ ﴿ وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد " طريقاً إلیٰ المدينة " ہے یعنی مدینہ منورہ کا راستہ۔(۱۰)

اور معالم التنزیل میں امام بغوی نے ﴿ فَتُهَاجِرُواْ فِيهَا ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یعنی " فتهاجروا إلیٰ المدينة "(۱۱) کہ تم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے۔ مطلب یہ ہوا کہ جن لوگوں نے قدرت رکھتے ہوئے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت نہ کی ان کے لئے سخت وعید ہے، کیونکہ یہ لوگ وہاں رہتے ہوئے اپنے دین کی پوری طرح حفاظت نہیں کر سکتے تھے، اس لئے ان پر ہجرت کرنا فرض تھا اور جو حضرات مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے ان پر ہجرت نہ کرنے پر کوئی مؤاخذہ نہیں تھا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ میں استقرار پذیر ہو گئے، اور ان کی طرف جو مسلمان ہجرت کر سکتے تھے انہوں نے بھی ہجرت کر لی تو اس وقت صرف مدینہ منورہ ہی کی طرف ہجرت کرنا خاص تھا، اور مکہ مکرمہ کے فتح ہونے تک یہی حکم تھا، یعنی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنا فرض تھا، فتحِ مکہ کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کی فرضیت منسوخ ہو گئی، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے: " لا هجرة بعد الفتح ولكن

---

(۱۰) (تفسير القرآن للحافظ عبد الرزاق الصنعاني ج ۲ / ص۱۲٤)

(۱۱) يعني إلى المدينة وتخرجوا من مكة من بين أهل الشرك؟ فأكذبهم الله تعالى وأعلمنا بكذبهم. معالم التنزيل (۱/ ۲۰۰)

جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا‘‘(۱۲)

البتہ یہ حکم ابھی بھی باقی ہے کہ (جولوگ دنیامیں کہیں بھی کسی) دارالکفرمیں رہتے ہیں (اور اپنے ایمان کی حفاظت نہیں کرسکتے) تو ان پر فرض ہے کہ وہ دارالاِیمان کی طرف ہجرت کریں۔(۱۳)

فضیلت نمبر ۶

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنیوالوں کی صفات اور فضیلت

اللہ تبارک وتعالیٰ کاارشادہے: ﴿فَٱسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٖ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوۡ أُنثَىٰۖ بَعۡضُكُم مِّنۢ بَعۡضٖۖ فَٱلَّذِينَ هَاجَرُواْ وَأُخۡرِجُواْ مِن دِيَٰرِهِمۡ وَأُوذُواْ فِي سَبِيلِي وَقَٰتَلُواْ وَقُتِلُواْ لَأُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّـَٔاتِهِمۡ وَلَأُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ ثَوَابٗا مِّنۡ عِندِ ٱللَّهِۚ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسۡنُ ٱلثَّوَابِ ١٩٥﴾

[آل عِمۡرَان الآية ١٩٥]

ترجمہ: پھر قبول کرلی ان کی دعا ان کے رب نے کہ میں ضائع نہیں کرتا محنت کسی محنت

---

(۱۲) عن ابن عباس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنۡهُمَا قال: قال النبي صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يوم افتتح مكة: «لا هجرة، ولكن جهاد ونية، وإذا استنفرتم، فانفروا. صحيح البخاري برقم(۱۸۳٤) كتاب جزاء الصيد،لا يحل القتال بمكة.

(۱۳) وقال البغوي في شرح السنة يحتمل الجمع بينهما بطريق أخرى بقوله لا هجرة بعد الفتح أي من مكة إلى المدينة وقوله لا تنقطع أي من دار الكفر في حق من أسلم إلى دار الإسلام فتح الباري.(۷/ ۲۲۹)

کرنیوالے کی، تم میں سے مرد ہو یا عورت، تم آپس میں ایک ہو پھر وہ لوگ کہ ہجرت کی انہوں نے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور انہوں نے قتال کیا اور مقتول ہوئے، ضرور معاف کروں گا میں ان کے گناہوں کو، اور داخل کروں گا ان کو ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ ثواب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ کے یہاں اچھا ثواب ہے۔

تشریح: امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ(۱۴) فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مہاجرین سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے مراد ہیں، جنہوں نے مدینہ کو اپنا مستقل وطن بنا لیا، علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حضرات دار الشرک چھوڑ کر دار الإیمان (یعنی مدینہ) آئے، اور چھوڑا احباب اور دوستوں کو اور بھائیوں اور پڑوسیوں کو۔(۱۵)

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بعد خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حقوق جانے، اور ان کا پورا پورا اکرام کرے، اور انصارِ مدینہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرے۔(۱۶) اور مہاجرین کے فضائل کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۱٤) (فالذين هاجروا) ابتداء وخبر، أي هجروا أوطانهم وساروا إلى المدينة. تفسير القرطبي (٤/ ٣١٩)

(١٥) فالذين هاجروا أي تركوا دار الشرك وأتوا إلى دار الإيمان وفارقوا الأحباب والإخوان والخلان والجيران. تفسير ابن كثير ط العلمية (٢/ ١٦٨)

(١٦) تفسير ابن كثير (ج١ / ص٤٤١)

﴿ وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ يَجِدْ فِي ٱلْأَرْضِ مُرَٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ مِنۢ بَيْتِهِۦ مُهَاجِرًا إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ يُدْرِكْهُ ٱلْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٠٠﴾ ﴾ (النساء:١٠٠)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے وہ زمین میں جانے کی بہت سی جگہ پائے گا، اور اسے بہت کشادگی ملے گی، اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے نکل کھڑا ہوا، پھر اس کو موت آجائے تو یقینی طور پر اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہوگیا، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور سورۃ الحشر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَٰرِهِمْ وَأَمْوَٰلِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا وَيَنصُرُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿٨﴾﴾ [الحشر الآية ٨]

ترجمہ: فقراء مہاجرین کے لئے ہیں جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکالے گئے، وہ اللہ کا فضل اور رضامندی طلب کرتے ہیں، اور اللہ کی اور اسکے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہ وہ ہیں جو سچے ہیں۔

تفسیر: عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ سے نقل کیا ہے کہ ﴿ لِلْفُقَرَآءِ ٱلْمُهَٰجِرِينَ ٱلَّذِينَ ﴾ اس سے مراد وہ مہاجرین ہیں جنہوں نے اپنے گھر بار مال وجائداد خویش واقارب کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں چھوڑا، اور دینِ اسلام کو تمام تر سختیوں کے باوجود اختیار کیا، یہاں تک کہ ہمیں ان کے بارے میں یہ معلوم

ہوا کہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو بھوک کی شدت میں کمر سیدھی رکھنے کے لئے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے، اور سردی کے موسم میں گڑھے کھود کر سردی سے تحفظ کرتے تھے، ان کے پاس سردی سے بچاؤ کے لئے کوئی گھر نہیں تھا، اور مہاجرین کے فضائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث گذر چکی ہے، اور صحیح بخاری میں مسجد نبوی شریف کی تعمیر کے موقع پر اللہ کے نبی ﷺ کی یہ دعا بھی مہاجرین کے بارے میں منقول ہے: اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔(۱۷)

---

(۱۷) حدثني أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة، نزل في علو المدينة، في حي يقال لهم بنو عمرو بن عوف، قال: فأقام فيهم أربع عشرة ليلة، ثم أرسل إلى ملإ بني النجار، قال: فجاءوا متقلدي سيوفهم، قال: وكأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وأبو بكر ردفه، وملأ بني النجار حوله، حتى ألقى بفناء أبي أيوب، قال: فكان يصلي حيث أدركته الصلاة، ويصلي في مرابض الغنم، قال: ثم إنه أمر ببناء المسجد، فأرسل إلى ملإ بني النجار فجاءوا، فقال: «يا بني النجار ثامنوني حائطكم هذا» فقالوا لا والله، لا نطلب ثمنه إلا إلى الله، قال: فكان فيه ما أقول لكم، كانت فيه قبور المشركين، وكانت فيه خرب، وكان فيه نخل، فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت، وبالخرب فسويت، وبالنخل فقطع، قال " فصفوا النخل قبلة المسجد، قال: وجعلوا عضادتيه حجارة، قال: قال جعلوا ينقلون ذاك الصخر وهم يرتجزون، ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم، يقولون: «اللهم إنه لا خير إلا

☜

فضیلت نمبر ۱۲،۱۱،۱۰،۹،۸،۷

انصارِ مدینہ کی صفات اور فضیلت

اللہ تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُواْ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ۝٩﴾ [الحَشْر الآية ٩]

ترجمہ: اور جن لوگوں نے اپنا ٹھکانہ دار اور ایمان (یعنی مدینہ) کو ان سے (یعنی مہاجرین کی آمد سے) پہلے بنالیا، یہ حضرات اس سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے آئے، اور اپنے سینوں میں اس مال کی وجہ سے کوئی حاجت محسوس نہیں کرتے، اور اپنی جانوں پر (ان مہاجرین کو) ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ خود انھیں حاجت ہو، اور جو شخص اپنے نفس کی کنجوسی سے بچادیا گیا سو یہ وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

تفسیر: آیت بالا میں انصار مدینہ کی چھ فضلتیں بیان فرمائی گئی ہیں۔

۱۔ انہوں نے اپنا ٹھکانا مدینہ کو مہاجرین کی ہجرت کرنے سے پہلے ہی بنالیا تھا۔

۲۔ اور وہ ایمان پر مضبوطی سے جمے رہے۔

۳۔ جو حضرات صحابہ ان کی طرف ہجرت کرکے آئے ان سے محبت کرتے ہیں۔

خير الآخره، فانصر الأنصار والمهاجره». «صحيح البخاري» (٥/ ٦٧ ط السلطانية) برقم(٣٩٣٢) باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة.

۴۔اور اپنی جانوں پر حاجت مندوں کو ترجیح دیتے ہیں۔اگرچہ خود انہیں حاجت ہو۔

۵۔اور مہاجرین کے بارے میں اپنے سینوں میں کسی قسم کا حسد نہیں رکھتے۔

٦۔اور یہ نفس کی کنجوسی سے بچے رہنے کی وجہ سے کامیاب ہیں۔

احادیث شریفہ میں بھی انصار کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ان میں سے چند فضائل ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

عن أبي هريرة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال قال رسول الله ﷺ : ((لولا الهجرة لكنت امرأً من الأنصار ولو سلك الناس وادياً وسلكت الأنصار وادياً أو شعباً لسلكت وادى الأنصار أو شعب الأنصار)) . رواه البخاري (١٨)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر ہجرت نہیں ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک انصاری ہوتا،لوگ اگر کسی وادی میں چلتے اور انصار کسی (دوسری) وادی میں چلتے تو میں انصار کی وادی میں چلتا،اور انصار جس گھاٹی میں ہوتے میں بھی اسی میں ہوتا۔

وعن أنس بن مالك رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ يقول :مر أبو بكر والعباس رضى الله عنهما بمجلس من مجالس الأنصار وهم يبكون فقال ما يبكيكم ؟ قالوا: ذكرنا مجلس النبى ﷺ منا فدخل على النبى ﷺ فأخبره بذلك قال: فخرج النبى ﷺ وقد عصب على رأسه حاشية برد قال: فصعد المنبر ولم يصعده بعد ذلك اليوم ، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال : « أوصيكم بالأنصار فانهم كرشى وعيبتى وقد

(١٨) رواه البخارى (رقم ٧٢٤٤)، كتاب التمنى،باب ما يجوز من اللو

قضوا الذى عليهم وبقى الذى لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا مسيئهم». رواه البخارى[١٩]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا ایک انصار کی مجلس کے قریب سے گذر ہوا جو رو رہے تھے، ان حضرات نے رونے کی وجہ پوچھی، تو انصاری جماعت نے بتایا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے ساتھ بیٹھنا یاد آرہا ہے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور یہ منبر پر تشریف لانا آخری مرتبہ تھا، اس کے بعد کبھی منبر پر تشریف نہیں لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ (یہ میرے خاص لوگ ہیں) میری جماعت ہے انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کا حق باقی ہے، ان میں جو محسن ہے اس کی اچھائی کو قبول کرو، اور زیادتی کرنے والے کو معاف کردو۔ (بخاری)

وعن زيد بن أرقم رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال قال رسول الله ﷺ: اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار وأبناء أبناء الأنصار رضي الله عنهم. رواه مسلم-[٢٠]

اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اے اللہ

---

(١٩) «صحيح البخاري» (٥/ ٣٥ ط السلطانية) برقم (٣٧٩٩) باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه المدينة.

(٢٠) (رواه مسلم :كتاب فضائل الصحابة (باب من فضائل الانصار ٢٥٠٦)

انصار کی اور انصار کی اولاد کی اور ان کی اولاد کی اولاد کی مغفرت فرما۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الحشر کی آیت: ﴿وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلۡإِيمَٰنَ مِن قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّونَ مَنۡ هَاجَرَ إِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمۡ حَاجَةً مِّمَّآ أُوتُواْ وَيُؤۡثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفۡسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ۝٩﴾ [الحَشْر الآية ۹] کا مصداق یہی انصار ہیں، اور حضرت عبد الرحمن بن زید فرماتے ہیں کہ سورۃ الشوریٰ کی آیت ﴿وَٱلَّذِينَ ٱسۡتَجَابُواْ لِرَبِّهِمۡ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمۡرُهُمۡ شُورَىٰ بَيۡنَهُمۡ وَمِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ يُنفِقُونَ ۝٣٨﴾ [الشُّورَى الآية ۳۸] کا مصداق انصارِ مدینہ ہیں، جنہوں نے ہجرت سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی۔ (تفسیر قرطبی ۱۶/۳۶)

حضرات نصار رضی اللہ عنہم کے فضائل کے سلسلہ میں بخاری شریف[۲۱] کی وہ حدیث بھی ہے ” باب حفر الخندق “میں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھودتے ہوئے اپنی پیٹھوں پر مٹی اٹھاتے ہوئے یہ اشعار پڑھتے تھے:

نحن الذين بايعوا محمدا (صلى الله عليه وسلم)

على الإسلام ما بقينا أبدا

ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ پر بیعت اسلام کی ہے زندگی بھر کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت بھرے انداز میں ان حضرات کو یوں جواب دیتے تھے:

اللّٰهم إنه لا خير إلا خير الآخرة

---

(۲۱) بخاري (برقم ۲۸۳۵) باب حفر الخندق ،كتاب المغازي.

فبارك في الأنصار والمهاجرة

اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں، پس انصار اور مہاجرین میں آپ برکت عطا فرمادیجئے۔(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

سبب نزول: آیت مذکورہ یعنی(وَٱلَّذِينَ تَبَوَّءُو ٱلدَّارَ وَٱلْإِيمَٰنَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ)کے سبب نزول میں مفسرین نے ایک واقعہ لکھا ہے جس کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا واقعہ یہ ہے:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے (ان کی ضیافت کے لئے) ازواج مطہرات کے پاس اطلاع بھیجی، وہاں سے جواب ملا کہ ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ان صاحب کو مہمان بنائے گا، یہ سن کر ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں ان کو ساتھ لے جاتا ہوں، چنانچہ انہیں ساتھ لے گئے، اور اپنی بیوی سے کہا کہ دیکھو یہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان ہیں، ان کا اکرام کرنا ہے، بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس تو بجز بچوں کی خوراک کے کچھ بھی نہیں ہے، شوہر نے کہا کھانا تیار کرو، اور بچوں کو سلادو، چنانچہ اس نے کھانا پکایا، اور بچوں کو سلادیا، پھر جب کھانے بیٹھے تو عورت اس انداز سے اٹھی کہ گویا چراغ کی بتی درست کررہی ہے، لیکن درست کرنے کے بجائے اس نے چراغ بجھادیا، مہمان کھاتا رہا، اور یہ سمجھتا رہا کہ یہ دونوں بھی میرے ساتھ کھارہے ہیں ،حالانکہ انھوں نے اسکے ساتھ کھانا نہیں کھایا، اور رات بھر بھوکے رہے، صبح کو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری ہوئی، تو میزبان صحابی حاضر ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ

تعالی کو تمہارا عمل پسند آیا اس پر اللہ تعالی شانہ نے آیت کریمہ ﴿ وَيُؤۡثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌۚ ﴾ نازل فرمائی۔(۲۲)

ان مہمان نوازی کرنے والے صحابی کے نام کے بارے میں کئی قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ یہ صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصاری تھے، دوسرا قول ہے کہ یہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے، تیسرا یہ کہ حضرت قیس بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے. واللہ تعالی اعلم (تفسیر انوار البیان)

اہم فوائد: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف سے حاصل ہونے والے متعدد فوائد ذکر کئے ہیں جن کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں:

---

(٢٢) عن أبي هريرة رَضِيَٱللَّهُعَنْهُ أن رجلا أتى النبي صَلَّىٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ ، فبعث إلى نسائه فقلن: ما معنا إلا الماء، فقال رسول الله صَلَّىٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ: «من يضم أو يضيف هذا»، فقال رجل من الأنصار: أنا، فانطلق به إلى امرأته، فقال: أكرمي ضيف رسول الله صَلَّىٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ، فقالت: ما عندنا إلا قوت صبياني، فقال: هيئي طعامك، وأصبحي سراجك، ونومي صبيانك إذا أرادوا عشاء، فهيأت طعامها، وأصبحت سراجها، ونومت صبيانها، ثم قامت كأنها تصلح سراجها فأطفأته، فجعلا يريانه أنهما يأكلان، فباتا طاويين، فلما أصبح غدا إلى رسول الله صَلَّىٱللَّهُعَلَيْهِوَسَلَّمَ، فقال: «ضحك الله الليلة، أو عجب، من فعالكما» فأنزل الله:﴿وَيُؤۡثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفۡسِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ﴾ [الحَشر الآية ٩] «صحيح البخاري» (٥/ ٣٤)برقم (٣٧٩٨) باب قول الله: وَيُؤۡثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌۚ [الحشر: ٩]

(۱) حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت کس قدر دنیا سے بے نیازی اختیار فرماتے تھے، اور بھوک و تنگی برضا ورغبت برداشت کرلیتے تھے۔

(۲) قوم کے سردار کو چاہئے کہ جو کچھ میسر ہو اس سے اپنے مہمان کی ضیافت پہلے خود ہی کرے اس کے بعد دوسروں کو اس سلسلہ میں تعاون کرنے کیلئے متوجہ کرے۔

(۳) حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تنگی کے حالات میں بھی مہمان نوازی کرنا سعادت ہے۔

(۴) حدیث شریف سے مہمان کے اکرام کی اہمیت اور ایثار کی فضیلت مستفاد ہوتی ہے۔

(۵) مہمان کے اکرام اور اس کی ضیافت میں ایسا حیلہ کرنے کا جواز کہ جسکی وجہ سے وہ بلا جھجک میزبان کی پیش کردہ چیز تناول کرلے، (اگر وہ میاں بیوی حیلہ سے کام نہ لیتے تو مہمان تنہا کھانا نہ کھاتا)

(۶) حدیث شریف میں اِن میاں بیوی کے لئے (جنہوں نے خود بھوکے رہ کر مہمانِ رسول ﷺ کی ضیافت کی) بہت بڑی سعادت اور ان کی منقبت ہے۔

وضاحت: حدیثِ مذکور میں ہے (نومی صبیانك إذا أرادوا عشاءً) یعنی تم اپنے بچوں کو سلادینا جب وہ کھانا طلب کریں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو کھانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ عموماً جیسے بچوں کی عادت ہوتی ہے بغیر بھوک اور حاجت کے بھی کھانا مانگ لیتے ہیں، اس لئے اِن صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کو سلادینے کو کہا، اس لئے کہ اتنا کھانا نہیں تھا کہ بچے بھی کھاتے اور مہمان بھی شکم سیر ہو جاتا، اگر بچے بھوکے ہوتے تو کسی کی ضیافت پر ان کو کھلانا مقدم ہے، کیونکہ ان کا نفقہ (باپ پر) واجب ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اُن دونوں نے کوئی واجب ترک نہیں کیا، اسی لئے اللہ تعالی اور اس کے رسول

ﷺ نے ان کی مدح وستائش فرمائی، البتہ یہ صحابی اور ان کی اہلیہ اپنی بھوک کی حاجت اور ضرورت کے باوجود مہمان کے اکرام میں بھوکے رہے، یہ ان کی بڑی سعادت مندی ہے ،جس کو اللہ تعالی نے ایسا پسند فرمایا کہ ان کی مدح میں قرآن پاک کی آیت نازل فرمائی۔

علماء نے لکھا ہے کہ کھانے یا دوسرے امور دنیویہ میں ایثار سے کام لینا بڑی فضیلت کی بات ہے، البتہ امور دینیہ اور تقرب الی اللہ حاصل کرنے میں ایثار نہ کیا جائے بلکہ خود پیش قدمی کی جائے کہ اس میں اللہ تعالی کا حق ہے۔(۲۳)

فضیلت نمبر ۱۳

حضراتِ مہاجرین وانصارِ مدینہ کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی رضا کا اعلان اور دائمی جنت کی خوشخبری

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلْأَوَّلُونَ مِنَ ٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحْسَٰنٍ رَّضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى تَحْتَهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾ ﴾(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰)

ترجمہ: اور مہاجرین وانصار میں جو لوگ سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے

---

(۲۳) «وقد أجمع العلماء على فضيلة الإيثار بالطعام ونحوه من أمور الدنيا وحظوظ النفوس أما القربات فالأفضل أن لايؤثر بها لأن الحق فيها لل هـ تعالى». «شرح النووي على مسلم» (١٤/ ١٢) (باب اكرام الصيف وفضل إيثاره.

اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا، اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اور اللہ نے ان کیلئے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

تفسیر: اس آیت کریمہ میں حضرات مہاجرین وانصار میں جو سابقین اولین تھے ان کی تعریف فرمائی اور جنھوں نے احسان واخلاص کے ساتھ ان کا اتباع کیا ان کی بھی تعریف فرمائی، جن حضرات نے اسلام کی طرف سبقت کی، مہاجرین میں سے ہوں یا انصار میں سے ، اور جن حضرات نے ان کا اتباع کیا، اور یہ اتباع اخلاص کے ساتھ تھا، ان سب کی فضیلت اور منقبت آیت بالا سے ظاہر ہو رہی ہے، جنھوں نے اخلاص کے ساتھ ان کا اتباع کیا ان میں وہ صحابہ بھی ہیں جو ان کے بعد مسلمان ہوئے، اور وہ لوگ بھی ہیں جو صحابیت کے شرفِ مرتبت سے مشرف نہ ہوئے اور رسول اقدس ﷺ کی وفات کے بعد سابقین اولین مہاجرین وانصار کی راہ پر چلے، جنھیں تابعین کہا جاتا ہے، اس آیت سے واضح طور پر مہاجرین وانصار کے بارے میں اللہ تعالی کی طرف سے اس بات کا اعلان ہے کہ یہ لوگ جنتی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے، اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ (دیکھئے تفسیر انوار البیان از حضرت بلند شہری رحمہ اللہ)

فضیلت نمبر ۱۴، ۱۷، ۱٦، ۱۵

مدینہ منورہ میں ایسی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی

اللہ ربُّ العزت کا ارشادِ عالی ہے: ﴿لَّمَسۡجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقۡوَىٰ مِنۡ أَوَّلِ يَوۡمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْۚ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلۡمُطَّهِّرِينَ ١٠٨﴾

(سورة التوبة ۱۰۸)

ترجمہ: البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہو وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

تفسیر: اس آیت میں چار فضیلتیں ہیں:

پہلی فضیلت: اس مسجد کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔

دوسری فضیلت: یہ مسجد اس لائق ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوں (یعنی نماز ادا فرمائیں)

تیسری فضیلت: اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں.

چوتھی فضیلت: اللہ تعالیٰ ان حضرات سے جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں محبت فرماتا ہے۔

اس مسجد سے کونسی مسجد مراد ہے، مسجد نبوی شریف، یا مسجدِ قباء، اس سلسلہ میں دونوں

طرح کی روایات ملتی ہیں، جن کو ہم یہاں درج کررہے ہیں، اس کے بعد دونوں طرح کی روایات میں مطابقت بیان کریں گے:

حضرت ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ اس بارے میں کے وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی، ایک شخص نے کہا کہ وہ مسجدِ قباء ہے، دوسرے شخص نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "وہ میری مسجد ہے"۔(٢٤) اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس مسجد کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ کونسی مسجد ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "وہ میری یہ مسجد ہے"(رواہ الترمذی(٥٢٨٠) رقم الحدیث : (٣٠٩٩) و قال هذا حديث حسن صحيح ، وصححه الحاكم علىٰ شرط مسلم)

اور طبرانی نے بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے. اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت اہل قباء کے بارے میں، نازل ہوئی ہے ﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْ ﴾ فرمایا کہ یہ لوگ (اہل قباء) پانی سے استنجاء کرتے تھے، تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل

(٢٤) - (رواه أحمد (١١٨) والترمذی(٥٢٨٠) رقم الحديث:(٣٠٩٩) واللفظ له وقال هذا حديث حسنٌ صحيح)

ہوئی۔ رواہ أبو داود[٢٥]

(یعنی ڈھیلے استعمال کرنے پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ پانی بھی استعمال کرتے تھے، جیسا کہ بزار کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے)

ابن ابی شیبہ اور طبرانی وغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس مسجد کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ حضرت نبی کریم ﷺ کی مسجد ہے، حضرت عروۃ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی مسجد تو اس سے بھی بہتر ہے، یہ آیت تو مسجد قباء کے بارے میں نازل ہوئی ہے[٢٦] اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ مسجد نبوی ﷺ ہے۔[٢٧]

ان روایات کی جمع اور تطبیق

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان روایات میں تطبیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان تمام روایات میں کوئی تنافی یعنی کوئی تعارض نہیں ہے، کیونکہ ان دونوں ہی مسجدوں کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے، لہٰذا دونوں قسم کی احادیث اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ اور علامہ داودی

---

(٢٥) (رواه أبو داود بإسنادٍ صحيح (١ / ١١) رقم (٤٤) كتاب الطهارة باب الاستنجاء بالماء)

(٢٦) (رواه ابن أبی شيبة ،كتاب الصلاة،باب أبواب المساجد)

(٢٧)- (رواه ابن أبی شيبة و ابن مردويه،كما فی فتح القدير)

اور علامہ سہیلی نے بھی ان روایات کے درمیان تطبیق کرتے ہوئے یہی فرمایا ہے۔[۲۸]
اسی طرح حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی ان روایات کے درمیان تطبیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب مسجدِ قباء کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے تو مسجدِ رسول ﷺ کی بنیاد تقویٰ پر رکھی جانا بطریق اولیٰ ہے۔[۲۹]

فضیلت نمبر ۱۸

مدینہ منورہ مہبطِ وحی ہے قرآن کریم کا بڑا حصہ اس میں نازل ہوا

نزول قرآن کریم کی ابتداً مکۃ مکرمۃ میں جبل نور کے غارِ حراء میں ہوئی، سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں: ﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ۝١ خَلَقَ ٱلْإِنسَـٰنَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ۝٣ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ ٱلْإِنسَـٰنَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

---

(۲۸) والحق أن كلا منهما أسس على التقوى وقوله تعالى في بقية الآية فيه رجال يحبون أن يتطهروا يؤيد كون المراد مسجد قباء وعند أبي داود بإسناد صحيح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نزلت فيه رجال يحبون أن يتطهروا في أهل قباء وعلى هذا فالسر في جوابه صلى الله عليه وسلم بأن المسجد الذي أسس على التقوى مسجده رفع توهم أن ذلك خاص بمسجد قباء والله أعلم قال الداودي وغيره ليس هذا اختلافا لأن كلا منهما أسس على التقوى وكذا قال السهيلي. فتح الباري لابن حجر (٧/ ٢٤٥)

(۲۹) (تفسير ابن كثير: (ج٢ / ص٣٩٠)

﴿٥﴾ [العَلَق من الآية ١ إلى الآية ٥]

آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد آپ ﷺ کا قیام تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہا اور قرآن شریف نازل ہوتا رہا، اور جب آنحضرت ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو نزول قرآن کریم کا سلسلہ حیاتِ مبارکہ کے آخری ایام تک جاری رہا، آخری آیات جو نازل ہوئیں ان میں ایک یہ آیت بھی ہے:

﴿ وَٱتَّقُواْ يَوۡمٗا تُرۡجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفۡسٖ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ ﴿٢٨١﴾ [البَقَرَة الآية ٢٨١] مدینہ منورہ کو یہ بڑی فضیلت حاصل ہے کہ قرآن کریم کا ایک بڑا حصہ اس میں نازل ہوا، مدینہ منورہ میں جو سورتیں نازل ہوئی ان کی تعداد تقریباً (۲۸) ہے: جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: البقرة ، آل عمران ، النساء ، المائدة ، الأنفال ، التوبة ، الرعد ، الحج ، النور ، الأحزاب ، محمد (ﷺ) ، الفتح ، الحجرات ، الرحمن ، الحديد ، المجادلة ، الحشر ، الممتحنة ، الصف ، الجمعة ، المنافقون ، التغابن ، الطلاق ، التحريم ، الإنسان ، البينة ، الزلزلة ، النصر ۔

ان میں بعض سورتیں ایسی ہیں جو مدینہ منورہ میں نازل نہیں ہوئیں لیکن وہ حکماً مدنی ہیں جیسے سورۃ النصر کہ یہ حجۃ الوداع میں ایام منیٰ میں نازل ہوئی لیکن اس کو مدنی سورتوں میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ مدنی سورتوں کی راجح یہ تعریف ہے کہ جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں۔

باب دوم

مدینہ منورہ کے فضائل احادیث شریفہ کی روشنی میں

فضیلت نمبر۱۹

مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا المَسْجِدَ الحَرَامَ» متفق عليه(۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کی نسبت میری مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

---

(۳۰) (صحيح البخارى باب أبواب تقصيرالصلاة- رقم: ۱۱۹۰،صحيح مسلم كتاب الحج ،باب فضل الصلاة، رقم الحديث (۱۳۹٤)

فضیلت نمبر ۲۰

مسجد نبوی شریف ان تین مساجد میں سے ہے جن کی طرف مستقل طور پر سفر کیا جاتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: المَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى "رواه البخاري(۳۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین مساجد کے علاوہ رخت سفر نہ باندھا جائے سوائے تین مساجد کے (تین مساجد یہ ہیں): مسجد حرام، مسجد رسول (ﷺ) اور مسجد اقصیٰ۔

فضیلت نمبر ۲۱

مسجد نبوی شریف میں ایک ایسا باغ ہے جو جنت کے باغوں میں سے ہے

عَنْ عَبْدِ الله بْنِ زَيْدٍ المَازِنِيِّ رَضِيَ الله عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

---

(۳۱) (البخاری کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ رقم الحدیث ۱۱۸۹)

«مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ» .رواه البخاري(٣٢)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں میرے گھر سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ شریفہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی آرام فرمارہے ہیں۔

فضیلت نمبر ۲۴،۲۳،۲۲

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازوں کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلاةً، لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ، وَبَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ " رواه أحمد (٣٣)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میری اس مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح ادا کرے کہ درمیان میں اس کی کوئی نماز

(٣٢) (رواه البخارى: رقم الحديث ١١٩٦و ١٨٨٨،كتاب فضائل المدينةباب فضائل المدينه)

(٣٣) (رواه الإمام أحمد فى مسنده (ج٣ص١٥٥) والطبرانى فى الأوسط (ج ٥ / ص٣٢٥) وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد (ج ٤ / ص٨) وقال بعد ما عزاه لأحمد والطبرانى : رجاله ثقات.

نہ چھوٹے تو اس کے لئے دوزخ سے براءت، اور عذاب سے نجات، اور نفاق سے براءت لکھ دی جائیگی۔

اس حدیث کے سارے راوی ثقہ ہیں اور نبیط بن عمر کو بھی ابن حبان نے ثقات (ثقہ راویوں) میں شمار کیا ہے مدینہ منورہ کے ایک بڑے عالم مدرس مسجد نبوی شریف شیخ عطیہ سالم رحمۃ اللہ علیہ نے تتمہ اضواء البیان میں (ج۸ / ۵۶۲) میں لکھا ہے کہ نبیط بن عمر کو ثقہ قرار دینے میں ابن حبان اور منذری اور ہیثمی اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم نے اتفاق کیا ہے یعنی ان سب نے نبیط کو ثقہ مانا ہے اور ائمہ حدیث میں سے کسی نے اس کو ضعیف قرار نہیں دیا۔

تشریح: حدیث بالا میں مسجد نبوی شریف میں لگاتار ۴۰ نماز پڑھنے والے کے لئے تین فضلتیں بیان فرمائیں ہیں۔

۱۔ اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔

۲۔ اس کے لئے عذاب سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔

۳۔ اس کو نفاق سے براءت حاصل ہو جاتی ہے۔

فائدہ: جس کو یہ فضیلتیں حاصل ہو جائیں اس کے لئے کس قدر خوش نصیبی کی بات ہے۔ لیکن اس کا یہ معنی ہر گز نہیں کہ چالیس نمازیں پڑھنے کے بعد جو چاہے کرے بلکہ جس کی یہ نمازیں قبول ہو گئیں اس کو دین میں مزید پختگی حاصل ہو گی اور ایمان مضبوط ہو گا۔ نیک عمل قبول ہونے کی علامات میں سے یہ بھی ہے اس کو مزید عمل صالح کی توفیق ہوتی ہے جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے اس کو اتنی ہی زیادہ معرفتِ الٰہیہ اور خشیت حاصل ہوتی ہے ۔ایسا شخص عمل بھی اچھے کرتا ہے اور توبہ استغفار میں بھی لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے امید

بھی اچھی رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ چالیس نمازیں عملِ مستحب ہے حج یا عمرہ کا یا زیارت کا رکن نہیں۔ کوئی نہ کر سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں البتہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بہت سے حجاج وزائرین مسجد نبوی شریف کے اندر جگہ ہوتے ہوئے باہر نماز پڑھ لیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے جب اندر جگہ موجود ہے تو مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت حاصل کرنی چاہیئے۔

فضیلت نمبر ۲۵

گھر سے مسجد نبوی شریف کی نیت کر کے چلنے کا اجر و ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مِنْ حِينِ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ بَيْتِهِ، إِلَى مَسْجِدِي، فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً، وَأُخْرَى تَمْحُو سَيِّئَةً " رواه أحمد(٣٤)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو اپنے گھر سے میری مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

---

(٣٤) (رواه الإمام أحمد (ج٢ / ص٣١٩) والنسائى فى السنن الكبرى (ج١ص ٢٦٠) بهذااللفظ بإسنادٍ صحيح ورواه الحاكم (ج١ص٢١٧) وغيره بدون زيادة ياء الاضافة)

فضیلت نمبر ۲۶

مسجد نبوی شریف میں تعلیم و تعلم،

جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: "مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا، لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ" .

رواه أحمد وابن ماجه ابن حبان و الحاكم(۳۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ جو میری اس مسجد میں خیر سیکھنے اور سکھانے کی نیت سے آیا تو اس کا مرتبہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے، اور جو اس کے علاوہ کسی اور نیت سے آیا تو وہ ایسا ہے جیسے دوسروں کی چیز پر نگاہ کرتا ہو۔

تشریح: یہ جو فرمایا"جو شخص اس کے علاوہ کسی اور نیت سے آیا تو وہ ایسا ہے جیسے دوسروں کی چیز پر نگاہ کرتا ہو،، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص نہایت محروم ہے اُس فضیلت سے

---

(۳۵) (رواه الإمام أحمد (۲ / ۳۵۰)، وابن ماجه فى المقدمة رقم ۲۲۷ باب فضل العلماء و الحث علي طلب العلم و قال البوصيري : إسناده صحيح علي شرط مسلم و أخرجه الحاكم فى المستدرك (۱ / ۲۱۷) وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي ، و صححه ابن حبان في صحيحه(الإحسان ۱۹۱)

جس سے علماء فیض یاب ہیں، کہ دنیا میں اُن کے علم و عمل سے لوگوں کو فیض پہنچتا ہے، ان کی مدح وستائش ہوتی ہے، اور آخرت میں اُن اہل علم و عمل حضرات کے لئے بلند درجات ومقامات اللہ تعالی کی طرف سے دیئے جائیں گے۔ پس جو شخص مسجد نبوی شریف میں آکر بھی مستفید نہ ہو باوجودیکہ خیر اسکے سامنے ہو تو اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی دوسرے کے عمدہ سامان کی طرف دیکھ رہاہو اور اس سامان سے فائدہ اٹھانے سے محروم ہو۔

فائدہ: جو شخص مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے آئے اس کو چاہیئے کہ مسجد نبوی شریف میں تعلم وتعلیم کی نیت سے بھی آئے۔ تاکہ اس کو نماز کے ثواب کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا فضیلت بھی حاصل ہو جائے۔

فضیلت نمبر ۲۷

منبرِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: " مِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ "رواه أحمد(٣٦)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرا یہ منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہو گا۔

وعن أم سلمة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا أنّ النبی ﷺ قال : « إنّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الجَنَّةِ

(٣٦) رواه أحمد (ج ٢ /ص ٤٠١) والبيهقى في السنن الكبرى(ج ٥ / ص٢٤٧)، وغيرهما برجال الصحيح)

». رواه أحمد(٣٧)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے منبر کے پائے جنت میں دائمی رہیں گے۔

فضیلت نمبر ٢٨

رسول اللہ ﷺ کا اپنے منبر سے اپنے حوضِ کوثر کو دیکھنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». رواه البخاري(٣٨)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز تشریف لائے اور اُحد کے شہداء پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے پھر آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں اور میں تم پر گواہ رہونگا اور بخدا میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور

(٣٧) (رواه أحمد (ج٦ / ص٢٨٩)،والنسائی فی السنن الکبری (ج٢ / ص٣٥) ، وابن حبان (ج ٩ / ص٦٤) ، وأبو يعلى (ج ١٢ / ص٤٠٩) بإسنادٍ صحيح)

(٣٨) (رواه البخاری رقم (١٣٤٤)، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد)

مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں، مجھے تمہارے بارے میں میرے بعد شرک میں ابتلاء کا ڈر نہیں لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا داری میں منہمک ہو جاؤ گے، اور اس میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کروگے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے اسی معنی کی ایک دوسری روایت بخاری شریف کتاب المغازی میں بھی مروی ہے۔ (٣٩)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَأَهْوَى قَبْلَ الْمِنْبَرِ حَتَّى اسْتَوَى عَلَيْهِ فَاتَّبَعْنَاهُ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ السَّاعَةَ» وَقَالَ:"إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ فَلَمْ يَفْطِنْ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى وَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى

---

(٣٩) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ المِنْبَرَ فَقَالَ: «إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ، وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الحَوْضُ، وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا»، قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رواه البخاری برقم ٤٠٤٢، كتاب المغازی باب غزوة احد)

السَّاعَةِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ۔(٤٠)

قوله : ثم نزل أي من المنبر صلوات الله وسلامه وبركاته عليه.

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ مسجد نبوی میں موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہ مرض الوفاۃ کی بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے سے سر کو باندھ رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آتے ہی سیدھے منبر پر کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں اس وقت حوضِ کوثر کے سامنے کھڑا ہوں، بے شک ایک آدمی کے سامنے دنیا اور اس کی رونق کا سامان پیش کیا گیا لیکن اس نے آخرت کو اختیار کیا، پوری جماعت میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ نہ سمجھ سکا، اور پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان، بلکہ ہم سب اپنے آباء اور اولاد اور اپنے مال آپ پر قربان کرتے ہیں، صحابی فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف نہیں لائے۔

فضیلت نمبر ۲۹

منبر نبوی شریف کے پاس جھوٹی قسم کھانے کی وعید

عن جابر بن عبد الله الأنصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أن رسول الله ﷺ قال:«مَنْ حَلَفَ

(٤٠) مصنف ابن أبي شيبة (٧/ ٤٢٩) برقم (٣٧٠٣٧) طبقات ابن سعد (٢/ ١٧٨)

عَلَى مِنْبَرِي آثِمًا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رواه مالك وأحمد وأبوداود والحاكم.(٤١)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی تو اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا۔

وعنه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال قال رسول الله ﷺ: «لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا، عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ، إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ». رواه أبو داود(٤٢)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اشاد منقول ہے کہ جس نے میرے منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی چاہے ایک (معمولی چیز) سبز مسواک کے بارے میں ہو تو اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا، یا (یوں فرمایا) کہ اس پر جہنم واجب ہوگئی۔

فضیلت نمبر ٣٠

ستونِ مصحف شریف کے پاس نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا

قَالَ يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا، قَالَ: كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ

---

(٤١) (رواه مالك فى الموطأ (١٤٣٤) وأحمد فى مسنده (٣٣٤٤) وأبو داود (رقم ٣٢٤٦) والحاكم فى مستدرك(٤ / ٩٦٢) وغيرهم وصححه الحاكم ووافقه الذهبى

(٤٢) رواه أبو داودكتاب الإيمان(رقم ٣٢٤٦)، والحاكم (٤ / ٢٩٦)وصححه ووافقه الذهبى

الْمُصْحَفِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا» . متفق عليه.(٤٣)

ترجمہ: یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے پاس آتا رہتا تھا، اور وہ ستونِ مصحف کے پاس نماز پڑھتے تھے تو اس پر میں نے ان سے کہا: اے ابو مسلم کیا بات ہے کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں، تو فرمانے لگے اس لئے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے پاس نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ: یہ ستون محراب کی داہنی طرف ہے اور اس سے متصل ہے۔

فضیلت نمبر ۳۱

مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے

عن سهل بن حنيف رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : "مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ" رواه ابن ماجه.(٤٤)

ترجمہ: حضرت سہل بن حُنَیف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے اپنے گھر اچھی طرح وضو کیا اور مسجد قبا میں آکر نماز پڑھی تو اس کے لئے عمرہ

(٤٣) صحيح البخارى (رقم ٥٠٢) كتاب الصلاة، مسلم (رقم٥٠٩) كتاب الصلاة، باب منع المار بين يدى المصلى) -

(٤٤) رواه ابن ماجه: (رقم ١٤١٢) ،باب ماجاء فى الصلاة فى مسجد قباء) بإسناد صحيح

کاثواب ہے۔

وعن أُسید بن ظهیر الأنصاري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عن النبی ﷺ قال: الصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ. . رواه الترمذي(٤٥)

ترجمہ: اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

فضیلت نمبر ۳۲

صحابی رسول ﷺ کا فرمان کہ مجھے مسجد قباء میں نماز پڑھنا بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے

عن سعد بن أبی وقاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال: «لَأَنْ أُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ». رواه ابن أبي شيبة.(٤٦)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ کہ میں مسجد قباء میں نماز پڑھوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ میں مسجد قباء میں دو رکعتیں

(٤٥) (رواه الترمذي كتاب الصلاة، باب ابواب الاذان(٢ / ١٤٦)، رقم (٣٢٤)، وغيره وهوحديث حسن)

(٤٦) رواه ابن أبي شيبه في مصنفه: (٢ / ٣٧٣) برقم (٧٥٣٣) بإسنادٍ صحيح

پڑھوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں بیت المقدس دومرتبہ جاؤں۔(٤٧)

فضیلت نمبر ۳۳

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہر ہفتہ کو سواری پر یا پیادہ مسجد قباء تشریف لے جانا

عن ابن عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا قال: «كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ، مَاشِيًا وَرَاكِبًا» وَكَانَ عَبْدُ الله بْنُ عُمَرَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا «يَفْعَلُهُ» . متفق عليه.(٤٨)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا معمول تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہفتہ کے روز کبھی پیدل کبھی سواری پر مسجدِ قباء تشریف لاتے تھے، اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

---

(٤٧) في "تاريخ المدينة لابن شيبة" ١/ ٤٢ من طريق عبد الصمد بن عبد الوارث، حدثنا صخر بن جويرية، عن عائشة بنت سعد بن أبي وقاص، قالت: سمعت أبي يقول: لأن أصلي في مسجد قباء ركعتين أحب إلي من أن آتي بيت المقدس مرتين، لو يعلمون ما في قباء، لضربوا إليه أكباد الإبل. وإسناده صحيح كما قال الحافظ في "الفتح" (٣/ ٦٩).

(٤٨) واللفظ للبخارى (رقم١١٣٥)، المسلم رقم (١٣٩٩)، كتاب الحج ، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاة فيه وزيارته.

وعن عبد الله بن قيس بن مخرمة قال: أقبلت من مسجد بني عمرو بن عوف بقباء على بغلة لي قد صليت فيه ، فلقيت عبد الله بن عمر ماشياً فلما رأيته نزلت عن بغلتي ثم قلت أركب اى عم ، قال اى ابن أخي لو أردت أن أركب الدواب لركبت ، ولكني رأيت رسول الله ﷺ يمشي إلى هذا المسجد حتى يأتي فيصلي فيه فأنا أحب أن أمشي إليه كما رأيته يمشي قال فأبىٰ أن يركب ومضى على وجهه . رواه أحمد.(۴۹)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد بنی عمرو بن عوف سے اپنے خچر پر قباء کی طرف جانے کے لئے نکلا، اور نماز پڑھنے کے بعد راستہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے میری ملاقات ہوئی وہ پیدل تھے، جب میں نے ان کو دیکھا تو میں اپنے خچر سے اتر گیا، پھر میں نے عرض کیا چچا جان میری سواری حاضر ہے آپ اس پر سوار ہو جایئے، تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے میں چاہتا تو اس کے علاوہ بھی بہت سواریاں موجود ہیں، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس مسجد کی طرف پیدل تشریف لاتے تھے اور نماز پڑھتے تھے، اس لئے مجھے بھی یہی پسند ہے اس لئے سواری پر سوار نہیں ہوتا، یہ کہہ کر پیدل ہی چل دیئے۔

فائدہ (۱): مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے اور یہ ہفتہ کے دن کے ساتھ

---

(۴۹) رواه أحمد بإسناد حسن (۲۱۱۹) رقم (۵۹۹۹) (وقد صرح ابن اسحاق بالسماع ، ويشهد له حديث عبد الله بن عمر رضى الله عنهما المروى فى الصحيحين الذى مر آنفاً)

خاص نہیں ہے اگر ہفتہ کے علاوہ کسی اور دن مسجد قباء جائے اور وہاں نماز ادا کرے، چاہے فرض ہو یا نفل تو ان شاء اللہ تعالی عمرہ کا ثواب ملے گا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ایک حدیث میں ارشاد ہے: الصلاة فی مسجد قباء کعمرة[۵۰] یعنی مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے، اس حدیث میں اور اس کے علاوہ دیگر احادیث میں عمرہ کے ثواب کو ہفتہ کے دن سے مشروط نہیں فرمایا، اور فرض اور نفل کی تخصیص بھی نہیں فرمائی، مطلق فرمایا۔ البتہ ہفتہ کے دن جانا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ تشریف لے جایا کرتے تھے

فائدہ (۲): گھر سے اچھی طرح طہارت حاصل کر کے مسجد قباء میں نماز پڑھنے کے لئے روانہ ہونا افضل ہے، جیسا کہ حضرت سہل بن حنیف کی روایت سے (جو اوپر گذر چکی)[۵۱] معلوم ہو رہا ہے، لیکن (بعض اہل علم کے قول کے مطابق) یہ بھی بطور شرط کے نہیں، اگر کوئی اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور سے مسجد قباء کی طرف روانہ ہوا، اور وہاں ہی وضو خانہ میں اچھی طرح وضو کر لیا تو بھی اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عمرہ کا ثواب مل جائے گا، لإطلاق قوله ﷺ: الصلاة فی مسجد قباء کعمرة. واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۵۰) (رواه الترمذی بإسنادٍ حسن رقم الحديث ۲۹۸)

(۵۱) عن سهل بن حنيف رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال قال رسول الله ﷺ: "مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ" رواه ابن ماجة برقم(۱٤۱۲)وقال الأرنؤوط: صحيح بشواهده، وهذا إسناد حسن.

فضیلت نمبر ۳۴

مدینہ منورہ کی بستی کی طرف نبی اکرم ﷺ کو ہجرت فرمانے کا حکم

عن أبي هريرة رضى الله عنه يقول : قال رسـول الله ﷺ «أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ القُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ المَدِينَـةُ، تَنْفِي النَّـاسَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَـثَ الحَدِيدِ» . رواه البخاري.[٥٢]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو کھالے گی، لوگ (یعنی منافقین) اس بستی کو یثرب کہتے ہیں، حالانکہ وہ مدینہ ہے، وہ (بُرے) آدمیوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

تشریح: حافظ ابن حجر شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں کہ "مدینہ" اس شہر کا نام ہے جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی اور جہاں آپ ﷺ آرام فرمارہے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَآ إِلَى ٱلْمَدِينَةِ ﴾ (المنافقون:۸)

جب لفظ "مدینہ" علی الاطلاق بولا جائے تو اس سے متبادر مفہوم صرف مدینہ ہی ہوتا ہے، اور اگر کوئی اور شہر مراد ہو تو اس کے ساتھ کوئی اور امتیازی قید اور صفت لگانی چاہیے تاکہ

(٥٢) رواه البخارى : كتاب الحج ، باب فضل المدينة (رقم ١٨٧١)

پہچان اور تعیین ہو جائے، اس لئے کہ یہ شہر مدینہ دیگر شہروں میں ایسا ہے جیسا کہ ستاروں میں ایک ممتاز ستارہ ہو- فهي كالنجم للثريا- دیکھئے (فتح الباري ص۸۹ ج٤)

وضاحت: یہ حدیث شریف پہلے بھی گذر چکی ہے وہاں اس حدیث شریف کو دوسرے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اب یہ حدیث ایک اور عنوان کے تحت ذکر کی جارہی ہے کیونکہ ایک حدیث سے بعض مرتبہ کئی فوائد ثابت ہوتے ہیں۔

فضیلت نمبر ۳۵

مدینہ ایمان کے لوٹنے کی (جمع ہونے) کی جگہ ہے

عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسـول الله ﷺ قال: «إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى المَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا» متفق عليه واللفظ لمسلم .(٥٣)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بے شک ایمان مدینہ کی طرف اسطرح لوٹ آئیگا جس طرح سانپ اپنے بل میں واپس لوٹ آتا ہو۔

تشریح: اس حدیث شریف کی تشریح میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بلاشبہ ایمان کا دور اول اور دور آخر اسی طرح ہے، تقدیم تاخیر کہ اسلام کے ابتدائی ایام میں جو مخلص تھا اور اس کا ایمان صحیح تھا، وہ تو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگیا، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و دیدار کے شوق میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سیکھنے کے لئے اس مبارک شہر آپہنچا، اسی طرح

(٥٣) (صحيح بخاری كتاب الحج، مسلم كتاب الإيمان، باب بيان ان الاسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً وإنه يأرز بين المسجدين، (رقم ١٤٧)

خلفاء راشدین کے عہد میں اور ان کے بعد احادیث وسنن سیکھنے کے لئے مدینہ منورہ میں مخلص اہل ایمان کی آمد رہی.... الخ(٥٤)

ملا علی القاری کہتے ہیں: حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ آخری زمانہ میں جب فتنوں کا ظہور ہوگا، اور کفر کا غلبہ ہو جائے گا اور اہل اسلام کے ملکوں میں کافر و ظالموں کا تسلط ہو جائے گا تو پلٹ کر یہ دین حنیف حجاز میں سمٹ کر آجائے گا جیسا کہ یہاں سے نکلا تھا۔(٥٥)

---

(٥٤) قال القاضي: معناه أن الإيمان أولا وآخرا بهذه الصفة لأن في أول الإسلام كان كل من خلص إيمانه وصح إسلامه جاء المدينة مهاجرا متوطنا أو متشوقا إلى رؤية المصطفى صلى الله عليه وسلم ومتعلما منه ومستقربا ثم بعد هذا في زمن الخلفاء كذلك ثم من بعدهم من العلماء لأخذ السنن عنهم ثم في كل وقت إلى زمننا لزيارة قبره الشريف والتبرك بمشاهدة آثاره وآثار أصحابه فلا يأتيها إلا مؤمن ثابت الإيمان. (فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى (ج٢ / ص٣٢٤)

(٥٥) والمراد أن أهل الإيمان يفرون بإيمانهم إلى المدينة وقاية بها عليه، أو لأنها وطنه الذي ظهر وقوي بها، وهذا إخبار عن آخر الزمان حين يقل الإسلام، (مرقاة المفاتيح ج١ / ص٣٧٩)

فضیلت نمبر ٣٦

مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کی طرح رسولِ انور ﷺ کا محبوب شہر ہے یا اس سے بھی زیادہ محبوب ہے

عن عائشة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا قالت: قدمنا المدينة وهي وبيئة فاشتكى أبو بكر واشتكى بلال فلما رأى النبي ﷺ شكوى أصحابه قال: «اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ» . متفق عليه(٥٦)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو اس کی آب وہوا موافق (یعنی صحت والی) نہ تھی حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے جب نبی اقدس ﷺ نے ان کی اس حالت کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی "اے اللہ مدینہ کو مکہ کی طرح ہمارے لئے محبوب بنا دیجئے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کی آب وہوا کو صحت والی بنا دیجئے اور اسکے صاع اور مدّ میں برکت عطا فرمایئے اور اسکے بخار کو جحفہ منتقل فرما دیجئے۔

وضاحت: جحفہ کی طرف بخار منتقل کرنے کی دعا اس لئے فرمائی کہ وہاں یہود کی رہائش تھی(٥٧)۔

---

(٥٦) رواه البخاري برقم(١٨٩٩) باب كراهية النبي صلى الله عليه وسلم أن تعرى المدينة ، ومسلم كتاب الحج ، باب الترغيب فى سكنى المدينة والصبر على لأوائها رقم(١٣٧٦)

(٥٧)وقال الخطابي: وكان أهل الجحفة إذ ذاك يهودا. عمدة القاري.(١٠/ ٢٥١)

فضیلت نمبر ۳۷

رسولِ انور ﷺ کی تشریف آوری پر مدینہ منورہ کا روشن ہو جانا

عن أنس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال : لَمَّا كَانَ اليَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ اليَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَيْدِي وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا. رواه أحمد والترمذي (۵۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس روز مدینہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس روز آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو مدینہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی، اور ابھی ہم رسولِ انور ﷺ کی تدفین سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کی (نورانی) کیفیت میں فرق محسوس کیا۔

تشریح: ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ ((أضاء من المدينة كل شيء)) (یعنی جس روز اللہ کے رسول ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس روز مدینہ کی ہر چیز منور ہو گئی) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ نورانیت اور مدینہ کا روشن ہونا محسوس ہوتا

---

(۵۸) (رواه أحمد (ج۳ / ص۲۲۱) والترمذی (کتاب الدعوات ،ابواب المناقب رقم ۳۶۱۸) وصححه)

تھا۔ اور وفات کے بعد دلوں کی کیفیت بدل جانے سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمارے تصدیقِ ایمانی میں کچھ کمی آئی بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارا حال بدل گیا رسول اللہ ﷺ کی وفات کی وجہ سے ہم نے اپنے دلوں میں ان انوارِ صفاء اور رقتِ قلبی اور الفت میں کمی محسوس کی وحی کے انقطاع کی وجہ سے اور آپ ﷺ کی صحبت باقی نہ رہنے کی وجہ سے۔(۵۹)

فضیلت نمبر ۳۸،۳۹،۴۰،۴۱

مدینہ منورہ قبۃ الاسلام، ایمان کا گھر، ہجرت کی زمین اور حلال اور حرام کا مرکز ہے

عن أبي هريرة - رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ- قال قال رسول الله ﷺ :«الْمَدِينَةُ قُبَّةُ الْإِسْلَامِ، وَدَارُ الْإِيمَانِ، وَأَرْضُ الْهِجْرَةِ، وَمُبَوَّأُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ». رواه الطبرانی .(٦٠)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مدینہ اسلام کا قبہ ہے، اور ایمان کا گھر ہے، اور ہجرت کی سرزمین ہے اور حلال وحرام کا مرکز ہے۔

---

(٥٩) (أنظر مرقاة المفاتيح شرح مشكاة (١١/ ١٠٩)

(٦٠) (المعجم الأوسط (ج ٥ / ص٣٨٠)، وقال الهيثمى وفيه عيسى بن مينا قالون وحديثه حسن وبقية رجاله ثقات مجمع الزوائد (ج٣ / ص٢٩٨)

فضیلت نمبر ۴۲،۴۳

مدینہ کا حرم ہونا اور نبی کریم ﷺ کا اس کے مُد اور صاع میں برکت کی دعا فرمانا

عن عبد الله بن زيد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عن النبي ﷺ :«أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ» . رواه البخاري ومسلم .(٦١)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم ٹھہرایا، اور اس کے لئے دعا کی، اور میں نے مدینہ کو حرم ٹھہرایا اور ابراہیم علیہ السلام کی طرح اس کے مد اور صاع میں برکت کی دعا کی۔

تشریح: صاع اور مد دو پیمانوں کا نام ہے جن سے ناپ کر خرید و فروخت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کی صاع اور مد میں برکت کی دعا فرمائی اور اس دعا کے ثمرات آج تک محسوس ہوتے ہیں۔ اہل مدینہ کے کھانے میں اتنی برکت ہوتی ہے کہ جب کسی کی دعوت کرتے ہیں زیادہ افراد بھی آجائیں تو کھانا سب کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور بچ بھی جاتا ہے بندہ نے یہ بکثرت دیکھا حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ خلاف توقع کافی مہمانوں کو ساتھ لے آتے تھے اور گھر میں جو کھانا تیار ہوتا تھا بظاہر وہ کھانا ان مہمانوں کی تعداد کے بنسبت بہت

(٦١) (رواه البخارى كتاب البيوع باب بركة صاع النبى صلى الله عليه وسلم ومده(رقم٢١٢٩) واللفظ له ومسلم (رقم١٣٦٠) فى صحيحيهما

کم ہوتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی برکت ہوتی تھی کہ سب سیر ہو کر کھالیا کرتے تھے اور بچ بھی جاتا تھا۔ولله الحمد و صلى الله على حبيبه و مصطفاه وعلى آله و أصحابه وبارك وسلم.

فضیلت نمبر ۴۴

رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کی حرمت بیان فرماتے ہوئے اس کے حدودِ اربعہ کی بھی تعیین فرمائی

عن أنس بن مالك رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ ٱللَّهِ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى المَدِينَةِ، قَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا، كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا» رواه البخاري(٦٢)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت کے لئے خیبر کے سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت کے لئے نکلا، جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور آپ ﷺ کو احد نظر آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ احد پہاڑ ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے، اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں،

(٦٢) صحيح البخاري (٤/ ٣٥) برقم (٢٨٨٩) كتاب الجهاد والسير ،باب فضل الخدمة في الغزو

پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مدینہ کی طرف اشارہ فرمایا اور دعا فرمائی: اے اللہ میں اس کے دونوں لابوں کے درمیان کو مکہ کی طرح حرم قرار دیتا ہوں، اے اللہ ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

وضاحت: صاع اور مد یہ دونوں عرب میں اشیاء کے ناپنے تولنے کے دو برتن ہوتے تھے، اور ان میں برکت سے مراد اہل مدینہ کے رزق میں برکت ہونے کی دعا ہے۔ و اللہ تعالی اعلم

وعن جابر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال قال النبي ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا» رواه مسلم.(٦٣)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم قرار دیا، اور میں مدینہ کے دونوں لابوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں، اس کے (خودرو) درخت کو نہیں کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو شکار کیا جائے۔

وضاحت: مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں مشرقی و مغربی حدود بیان کی گئی ہے اور اگلی حدیث میں جنوبی و شمالی حدود بیان فرمائی ہیں۔

وعن علي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قال النبي ﷺ «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا

---

(٦٣) (رواه مسلم كتاب الحج باب فضل المدينة (كتاب رقم ١٣٦٥)

يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ..الخ(٦٤)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ عَیرُ اور ثَوُر کے درمیان حرم ہے، پس جس کسی نے اس میں کوئی بدعت جاری کی یا بدعت کرنے والے کو پناہ دی تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت میں اللہ اس کا نہ فریضہ قبول فرمائے گا نہ نفل۔

تشریح: مدینہ منورہ میں کسی قسم کی بدعت جاری کرنا یا بدعتی کو پناہ دینا بہت خطرناک ہے جیسا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوا اور اس حدیث میں جو وعید آئی ہے وہ ظالم کیلئے بھی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں بعض اہل علم کا قول نقل کرتے ہوئے کہ حدث سے مراد ظلم ہے، علی ما قیل، اسلئے مدینہ طیبہ میں کسی پر ذرا سا بھی ظلم نہ ہونے پائے بڑی احتیاط سے یہاں سکونت اختیار کی جائے اور تمام آداب کو ملحوظ رکھا جائے۔

فضیلت نمبر ۴۵، ۴۶

مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت، اور اس کے شکار کی حرمت

عن سعد بن أبي وقاص رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال قال رسول الله ﷺ : «إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ

(٦٤) صحيح مسلم (٢/ ٩٩٦) برقم (١٣٧٠) كتاب الحج،باب فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، وبيان تحريمها، وتحريم صيدها وشجرها، وبيان حدود حرمها.

لَابَتَيِ الْمُدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا» . رواه مسلم(٦٥)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے مدینہ کے دونوں حرّوں کے درمیان کی جھاڑیاں کاٹنے کو اور شکار کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔

تشریح: سابقہ چاروں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو بھی حرم قرار دیا ہے، اور مدینہ منورہ کے مُد اور صاع میں برکت کی دعا فرمائی ہے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لئے مکہ مکرمہ کی برکت پر مزید دوگنی برکت کی دعا فرمائی جیسا کہ گزشتہ احادیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس برکت کو اہل مدینہ خوب محسوس کرتے ہیں۔

فضیلت نمبر ۴۸،۴۷

مدینہ منورہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے اور اچھے آدمی کو نکھار دیتا ہے

عن جابر رضي الله عنه جاء أعرابى إلى النبى ﷺ فبايعه على الإسلام فجاء من الغد محموماً فقال : أقلني فأبى ثلاث مرار فقال :«الْمَدِينَةُ كَالكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا

(٦٥) رواه البخارى ،كتاب فضائل المد ينة رقم(١٨٧٠) ومسلم (رقم١٣٧٠) باب تحريم تولى العتيق غير مواليه) واللفظ له .

وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا». رواه البخاري ومسلم(٦٦)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور مسلمان ہو گیا پھر وہ دوسرے دن آیا بخار کی حالت میں اور کہنے لگا کہ میری بیعت توڑ دیجئے اس نے تین مرتبہ اصرار کرکے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت توڑنے سے اس کو منع فرمایا (اسکے نہ ماننے پر) ارشاد فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے یہ برے کو نکال دیتا ہے اور اچھے کو خالص کر دیتا ہے یعنی نکھار دیتا ہے۔

وفي رواية له: أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيد. رواه مسلم(٦٧)

ترجمہ: ایک روایت میں ہے کہ خبردار! مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث کو نکال دیتا ہے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ برے آدمی کو نہ نکال دے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ (میل کچیل) کو ختم کر دیتی ہے۔

وعن زيد بن ثابت رضى الله عنه يقول: لما خرج النبى ﷺ إلى أحد رجع ناس من أصحابه فقالت فرقة نقتلهم وقالت فرقة لا نقتلهم فنزلت: ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ ﴾ الآية. وقال النبى ﷺ إنها تنفى الرجال كما تنفى النار خبث

---

(٦٦) (رواه البخارى كتاب فضائل مدينه ،باب المدينة تنفى الخبث(كتاب رقم٧٢١٦) ومسلم كتاب الحج باب المدينة تنفى شرارها(باب رقم١٣٨٣)

(٦٧) (صحيح مسلم كتاب الحج (باب رقم ١٣٨١)

الحديد . رواه البخاري[٦٨]

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ احد کے موقع پر مدینہ سے باہر نکلے تو کچھ لوگ (منافقین) واپس آگئے، اس پر صحابہ کی ایک جماعت نے کہا کہ ہم ان (منافقین) کو قتل کر دیں گے، صحابہ کی دوسری جماعت نے کہا ان کو قتل نہ کریں، اس پر قرآن پاک کی آیت: ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي ٱلْمُنَـٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ ﴾ نازل ہوئی، اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ (خود ہی) برے لوگوں کو نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ (میل) کو دور کر دیتی ہے۔

فضیلت نمبر ۴۹

مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کرنا دنیا کے سبز وشاداب شہروں میں رہنے سے بہتر ہے

عن سفيان بن أبى زهير رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: «تُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا

---

(٦٨) صحيح بخاري كتاب فضائل المدينة (باب المدينةتنفى الخبث رقم ١٨٨٤)

يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. رواه البخاری ومسلم(٦٩)

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شام فتح ہو گا، تو مدینہ سے کچھ لوگ اپنے اہل وعیال کو لے کر اور اپنے جانوروں کا ہانکتے ہوئے نکل کر چلے جائیں گے، کاش وہ جانتے کہ ان کے لئے مدینہ بہتر تھا، پھر جب یمن فتح ہو گا تو پھر کچھ لوگ اپنے اہل خانہ کو لے کر اور اپنے جانوروں کو ہانکتے ہوئے مدینہ سے نکل جائیں گے، جبکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا کاش وہ اس بات کو سمجھتے، اس کے بعد عراق فتح ہو گا، تو پھر کچھ لوگ ہوں گے جو اپنے گھر والوں کو لے کر اور اپنے جانوروں کو ہانکتے ہوئے مدینہ سے نکل جائیں گے، جبکہ ان کے لئے مدینہ بہتر جگہ تھی کاش وہ اس بات کو جانتے۔

تشریح: اس حدیث میں شام، یمن اور عراق کے فتح ہونے کی بشارت دی گئی، حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یمن کا عہد نبوی ﷺ اور عہد صدیقی میں فتح کا ترتیب وار بیان گویا نبوت کے اہم دلائل میں سے ہے اس لئے کہ ان ممالک کی فتوحات اسی ترتیب سے واقع ہوئیں جس طرح نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی۔ نیز حدیث میں بیان کی گئی ایک دوسری دلیل نبوت یہ ہے کہ بالکل ویسا ہی ہوا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا چنانچہ بعض لوگ ان ممالک میں خوشحالی اور آسودگی دیکھ کر مدینہ چھوڑ کر چلے گئے اور اگر وہ مدینہ کی

---

(٦٩) صحيح البخاری (كتاب الحج باب فضل المدينة رقم١٣٨٩) صحيح مسلم برقم(١٣٨٨) كتاب الحج ،باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار.

سکونت پر صبر کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

فضیلت نمبر ٥٠

مدینہ منورہ سے جو بے رغبت ہو کر نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر آدمی کو مدینہ منورہ میں آباد فرمادے گا

وعن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسـول الله ﷺ قال: " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ، أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ " .رواه مسلم(٧٠)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ دوسرے شہروں کی ثروت وخوشحالی دیکھ کر اپنے رشتہ داروں کو (مدینہ سے) وہاں بلالیں گے، حالانکہ ان کے لئے مدینہ کا قیام بہتر ہو گا کاش وہ اس کو جانتے، اللہ کی قسم جو شخص مدینہ کے قیام سے اعراض کر کے (یعنی بددل ہو کر) نکلے گا اللہ پاک اس کا نعم البدل ان کے لئے یہاں تجویز فرمائے گا۔ بے شک مدینہ بھٹی کی طرح ہے یہ برے کو دور کر دے گا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک بُروں کو یہ نکال نہ دے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ (میل) کو دور کر دیتی ہے۔

---

(٧٠) رواه مسلم كتاب الحج ،باب المدينة كنفى شرارها رقم (١٣٨٥)

تشریح: اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ قیامت سے پہلے برے لوگوں کو نکال پھینکے گا اس میں صرف اچھے ہی لوگ رہ جائیں گے یہ بات تو حدیث شریف سے واضح معلوم ہوگئی۔ اور اس حدیث کو سامنے رکھ کر یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے (واللہ اعلم) کہ جو شری آدمی تھا اور وہ مدینہ میں مر گیا اور بقیع شریف میں دفن کر دیا گیا تو اس کو بھی دفن کرنے کے بعد بقیع شریف سے نکال دیا جاتا ہو. (واللہ اعلم بالصواب)

فضیلت نمبر ۵۱

آخر زمانہ میں بُرے لوگوں کو نکالنے کیلئے مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئیگا اور ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر بھاگ جائیگا

عن أنس بن مالك رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ عن النبي ﷺ قال: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ، إِلَّا عَلَيْهِ المَلاَئِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ المَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ الله كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ». رواه البخاري(٧١)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی انور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مکہ

---

(٧١) صحيح البخاري كتاب فضائل المدينة، باب لايدخل الدجال الجنة (رقم ١٨٨١)

اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں ہو گا جہاں دجال نہ گذرے، ان دونوں شہروں (مکہ ومدینہ) پر فرشتے ان کی حفاظت کیلئے مقرر ہیں، پھر مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا پس اللہ ہر کافر اور منافق کو نکال دے گا۔

فضیلت نمبر ۵۲، ۵۳

مدینہ منورہ میں نہ دجال داخل ہو گا اور نہ طاعون پھیلے گا

عن أبي هريرة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال قال رسول الله ﷺ: «عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلاَ الدَّجَّالُ» متفق عليه.(۷۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے پہاڑی راستوں پر فرشتے حفاظت کیلئے مقرر ہیں، جن کی وجہ سے نہ تو طاعون مدینہ میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال داخل ہو سکے گا۔

وعن أنس بن مالك رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ عن النبي ﷺ قال: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ الْمَلاَئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلاَ يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ» قَالَ: «وَلاَ الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللهُ». رواه البخاري(۷۳)

(۷۲) (صحيح بخارى كتاب فضائل المدينة،باب لايدخل الدجال الجنة (رقم ۱۸۸۰)، مسلم كتاب الحج ،باب صيانةالمدينةمن دخول الطاعون والدجال إليها(رقم ۱۳۷۹)

(۷۳) (بخارى باب رقم ۷٤۷۳ كتاب الفتن،باب لايدخل الدجال المدينة)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال مدینہ کی طرف آئے گا لیکن وہاں فرشتوں کو حفاظت پر مامور پاکر مدینہ کے اندر نہیں آسکے گا، اور ان شاء اللہ طاعون بھی نہیں آسکے گا۔

فضیلت نمبر ۵۴

مدینہ منورہ میں دجال کا رعب بھی داخل نہیں ہو گا

عن أبي بكرة - رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ - عن النبي ﷺ قال: «لاَ يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ» .رواه البخاري(٧٤)

ترجمہ: حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ مدینہ میں کانے دجال کا رعب داخل نہیں ہو گا، دجال کے فتنہ کے وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے حفاظت کے لئے مقرر ہوں گے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کا قیام کتنی بڑی نعمت ہے کہ اہل مدینہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہیں گے، یہ دجال کا فتنہ اتنا خطرناک ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، ایسے خطرناک فتنے سے اہل مدینہ محفوظ رہیں گے اور ان کے قلوب مطمئن رہیں گے کیونکہ دجال کا رعب بھی مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو گا لہذا خود بھی مدینہ منورہ میں مستقل رہائش کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنی آل اولاد کو یہاں بسانا چاہئے۔ لیکن تقوی کے ساتھ یہاں رہنا ضروری ہے، تقوی اختیار کرنا تو ہر جگہ ضروری ہے

(٧٤) (بخاري: كتاب فضائل المدينه(باب لا يدخل الدجال المدينه رقم ١٨٧٩)

لیکن حرمین شریفین میں تقوی اختیار کرنا تو اور زیادہ ضروری ہے، یہاں رہنے کے بڑے آداب ہیں ان کو ملحوظ رکھا جائے، ہر عمل سنت کے مطابق ہو کوئی عمل خلاف سنت نہ ہو۔ واللہ ولی التوفیق.

فضیلت نمبر ۵۶،۵۵

مدینہ منورہ سے ایک ایسا شخص نکلے گا جو افضل لوگوں میں سے ہو گا، اور اس کی شہادت اللہ کے نزدیک بہت عظیم ہو گی، اور لوگوں کو کانے دجال سے ڈرائے گا

عن أبى سعيد الخدري رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال حدثنا رسول الله ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا، قَالَ: " يَأْتِي، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ - فَيَقُولُ لَهُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ الله صَلَّىٰ ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَالله مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ - قَالَ: فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ - أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ "، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: «يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ»،.(۷۵) (رواه مسلم)وفى رواية له : فقال رسول الله ﷺ : « هذا أعظم

---

(۷۵) (مسلم : كتاب الفتن واشراط الساعة ،باب فى صفة الدجال (رقم ۲۹۳۹)

الناس شهادة عند رب العالمين » . رواه مسلم(۷٦)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں لمبی حدیث بیان فرمائی، اس حدیث کا ایک حصہ یہ ہے کہ دجال (مدینہ کی طرف) آئے گا اور اس پر یہ بات حرام کر دی گئی ہے کہ مدینہ میں داخل ہو، پس وہ مدینہ کے قریب ایسی زمین پر پہنچے گا جو سرخی کی طرف مائل ہے، سو اس کی طرف اس دن ایسا شخص نکلے گا جو افضل لوگوں میں سے ہو گا اور اس سے کہے گا کہ بے شک تو دجّال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی تھی، تو دجال لوگوں سے کہے گا کہ تم بتاؤ کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں اور پھر اس کو زندہ کر دوں تو کیا تم میرے بارے میں شک کرو گے، تو لوگ کہیں گے کہ نہیں، پھر دجال اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کرے گا، تو اس وقت یہ شخص کہے گا کہ اللہ کی قسم اب تو مجھے تیرے بارے میں اور زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی (کہ تو دجال ہے)، پھر دجال اسے قتل کرنا چاہے گا تو نہیں کر سکے گا، ابو اسحاق رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ کہا جاتا ہے کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔ مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص رب العالمین کے نزدیک سب سے عظیم شہادت والا ہو گا۔

وضاحت: حدیث شریف میں یہ جو فرمایا اس کی طرف (یعنی دجال کی طرف) ایسا شخص نکلے گا جو افضل لوگوں میں سے ہو گا اس حدیث شریف کے سیاق سے یہ ظاہر ہو رہا ہے یہ شخص مدینہ منورہ سے نکلے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۷٦) (صحيح مسلم الكتاب والباب السابقان)

فضیلت نمبر ٥٧، ٥٨

مدینہ منورہ کا اُحد پہاڑ آنحضرت ﷺ سے محبت کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں

عن أبی حميد رضی الله عنه قال أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى المَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ، وَهَذَا أُحُدٌ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ " . رواه البخاري(٧٧)

ترجمہ: حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک سے واپس مدینہ لوٹ کر آرہے تھے، جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ طابہ ہے یہ جبل احد ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

فضیلت نمبر ٥٩

نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری پر احد پہاڑ کا خوشی میں جنبش کرنا

عن أنس بن مالك رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال: صعد النبي ﷺ أُحداً ومعه أبو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه برجله وقال: «اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ

---

(٧٧) (صحيح البخاري:كتاب المغازى، باب نزول النبى صلى الله عليه وسلم الحجر رقم (٧٤٧٣)

صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ» . رواه البخاري(۷۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ احد پہاڑ کے اوپر تشریف لے گئے، اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے، تو احد پہاڑ نے جنبش کی، آپ ﷺ نے پہاڑ پر اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا کہ ٹھہر جا تیرے اوپر (اس وقت) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری شریف)

فائدہ: یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے دلائل نبوت میں سے ہے کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا کہ ان دونوں حضرات یعنی حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے جامِ شہادت نوش کیا۔

وعن سهل بن سعدرضى الله عنه قال ارتج أحد وعليه النبي ﷺ وأبوبكر وعمر وعثمان فقال النبى ﷺ : أثبت أحد ما عليك إلا نبي و صديق و شهيدان. رواه أحمدوأبو يعلي.(۷۹)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احد زور سے جنبش کرنے لگا جبکہ اس پر نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے ،سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیر جا اے احد! کیونکہ تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

---

(۷۸) (صحيح البخاري كتاب المناقب باب مناقب عمربن الخطاب رقم (۳٤۸۳)

(۷۹) (رواه أحمد (٥ / ۳۳۱) وأبو يعلى(٦ / ٤۹۱) ورجاله رجال الصحيح كما فى مجمع الزوائد، وصححه ابن حبان (۸ / ١٤٤)

فائدہ: احد پہاڑ کا جنبش کرنا رسول اکرم ﷺ سے محبت ظاہر کرنے کے لئے تھا، یعنی جبل اتنا خوش ہوا کہ خوشی میں ہلنے لگا، اور کیوں نہ خوش ہوتا اس پر تو اللہ تعالی کے سب سے پیارے نبی امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ تشریف لائے ہیں، اس کی تو خوشی کی انتہا نہ رہی، اور جب آنحضرت ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مار کر فرمایا کہ ٹھہر جا تو وہ فوراً ٹھیر گیا، یہ اس کا ٹھہر جانا تعمیل حکم میں تھا، طاعت میں تھا، فرماں برداری میں تھا، انسانوں کو بھی اس سے سبق سیکھ لینا چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور طاعت میں کوئی کسر نہ رکھیں۔ محبت وطاعت میں تلازم ہے، رسول اللہ ﷺ سے صحیح معنی میں محبت کرنے والا آنحضرت ﷺ کا مطیع بھی ہوتا ہے۔

فضیلت نمبر ۶۰

رسول اللہ ﷺ کا شہداء احد کی زیارت فرمانا

عن عقبة بن عامر رضى الله عنه أن النبى ﷺ خرج يوماً فصلى على أهل أحد صلاته على الميت ثم انصرف إلى المنبر فقال: «إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا» رواه البخاري(۸۰)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز

(۸۰) (رواه البخارى رقم (۱۳۴٤) كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد)

تشریف لائے اور اُحد کے شہداء پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے پھر آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں، مجھے تمہارے بارے میں میرے بعد شرک میں ابتلاء کا ڈر نہیں لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا داری میں منہمک ہو جاؤ گے، اور اس میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرو گے۔ (بخاری شریف)

فضیلت نمبر ۶۱

سفر سے واپسی پر مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد گھر جانے سے پہلے مسجد نبوی شریف میں دو رکعت ادا کرنا

عن مسلم بن اسلم أخي بني الحارث بن الخزرج قال: قال لنا رسول الله ﷺ: «مَنْ هَبَطَ مِنْكُمْ إِلَى هَذِهِ الْقَرْيَةِ فَلَا يَرْجِعَنَّ إِلَى أَهْلِهِ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ» رواه الطبراني(۸۱)

ترجمہ: حضرت مسلم بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو اس بستی میں جائے سو ہرگز نہ لوٹے اپنے گھر والوں طرف، جب تک کہ دو رکعت نہ پڑھ لے اس مسجد (مسجد نبوی شریف) میں پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے۔ (طبرانی)

---

(۸۱) (رواہ الطبرانی فی الکبیر (رقم: ۱۰۵۵)، وأبو نعیم وإسنادہ حسن)

فائدہ:((فی ھذا المسجد))سے مراد بظاہر مسجد نبوی شریف ہے۔

فضیلت نمبر ۶۲

اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے والوں کے لئے سخت وعیدوں کا بیان

عن سعد بن أبي وقاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال: سمعت النبی ﷺ یقول : «لاَ یَکِیدُ أَهْلَ المَدِینَةِ أَحَدٌ، إِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ المِلْحُ فِي المَاءِ» رواه البخاری (۸۲)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی بھی مدینہ والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا گھل جائے گا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔وفی لفظ عنده : «وَلَا یُرِیدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمُدِینَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ»رواه مسلم(۸۳)

اور بخاری کی دوسری روایت میں یوں بھی ہے کہ جو کوئی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں ایسا پگھلا دے گا جیسا سیسہ آگ میں پگھل جاتا ہے یا نمک پانی میں

---

(۸۲) (رواہ البخاری :کتاب الحج باب فضائل المدینة (رقم۱۸۸۷)

(۸۳)صحیح مسلم (۲/ ۹۹۲) برقم (۱۳۶۳) باب فضل المدینة، ودعاء النبي صلی الله علیه وسلم فیها بالبرکة، وبیان تحریمها، وتحریم صیدها وشجرها، وبیان حدود حرمها.

پگھل جاتا ہے۔وفی روایة مسلم :«مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ» .(٨٤)

فضیلت نمبر ۶۳

اہل مدینہ کا مقام کہ جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا گویا اس نے نبی کریم ﷺ کے دل کو ڈرایا

وعن جابر بن عبد الله رضى الله عنه : قال سمعت رسول الله ﷺ يقول : " مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ جَنْبَيَّ " رواه الإمام أحمد بإسناد صحيح(٨٥)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا ہے کہ جس نے اہل مدینہ کو ڈرایا تو اس نے اس کو ڈرایا جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہے،(یعنی میرے دل کو ڈرایا)

---

(٨٤) (مسلم : كتاب الحج باب من آراد باهل المدينة بسوء أذابه الله(رقم ١٤٨٧)

(٨٥) (مسند أحمد/ مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه رقم ١٤٨٦٠، مصنف ابن أبى شيبة رقم/ ٢٣٤٢٧)

فضیلت نمبر ٦٤

مدینہ طیبہ میں سب سے بڑے عالم ہونے کی بشارت

عن أبي هريرة – رضى الله عنه – قال : قال رسول الله ﷺ: «يُوشِكُ النَّاسُ أَنْ يَضْرِبُوا أَكْبَادَ الْإِبِلِ فَلَا يَجِدُونَ عَالِمًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ» . رواه احمدوالترمذي والحاكم(٨٦)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عنقریب لوگ اونٹوں کے ذریعہ دور دراز کا سفر کرکے آئیں گے سو ان کو مدینہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا۔

تشریح: وہ بڑا عالم جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ یہ فرمان عالی ہے اس سے کون مراد ہے اس کے بارے میں امام ترمذی فرماتے ہیں وقد روى عن ابن عيينة أنه قال فى هذا سئل من عالم المدينة فقال : إنه مالك بن أنس ، وقال إسحاق بن موسى سمعت ابن عيينة يقول : هو العمرى الزاهد واسمه عبد العزيز بن عبد الله ، وسمعت يحيى بن موسى يقول: قال عبد الرزاق هو مالك بن أنس والعمرى عبد العزيز بن عبد الله من ولد عمر بن الخطاب رضى الله عنه .(٨٧)

---

(٨٦) (– (رواه الإمام أحمد (٢ / ٢٩٩)، والترمذى (٢ / ٦٨٠)، وقال : هذا حديث حسن ، والحاكم(١ / ٩٠) وصححه ووافقه الذهبى)

(٨٧)سنن الترمذي ت بشار (٤/ ٣٤٤) برقم (٢٦٨٠)

ترجمہ: اب یہ مدینہ کے عالم کون ہیں جن کے بارے میں اس حدیث شریف میں خوشخبری دی گئی ہے؟ امام ترمذی نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عیینہ نے فرمایا کہ یہ امام مالک بن انس ہیں، اور حضرت اسحاق بن موسیٰ کا بیان ہے کہ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ وہ حضرت عبد العزیز بن محمد بن عمری زاہد ہیں، اور حضرت یحیی بن موسیٰ امام عبد الرّزاق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور عبد العزیز بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں دونوں ہیں۔

فضیلت نمبر ۶۵

مدینہ منورہ محفوظ قلعہ ہے

عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه أن رسو ل الله ﷺ قال : " رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ، وَرَأَيْتُ بَقَرًا مُنَحَّرَةً، فَأَوَّلْتُ أَنَّ الدِّرْعَ الْحَصِينَةَ الْمَدِينَةُ، وَأَنَّ الْبَقَرَ نَفَرٌ، وَاللهِ خَيْرٌ " . رواه الامام احمد.(۸۸)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے دیکھا کہ میں ایک مضبوط قلعہ میں ہوں، اور میں نے ذبح شدہ گائے دیکھی، تو میں نے مضبوط قلعہ کی تعبیر مدینہ کردی، اور بقر سے مراد جماعت ہے، اور اللہ بہتر ہی فرمانے والے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے کئی باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ مدینہ منورہ محفوظ قلعہ

(۸۸) (مسند الإمام أحمد (۳ / ۳۵۱) باسناد صحيح)

ہے، یعنی اسمیں رہنا فتنوں سے، تکالیف سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔
دوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مذبوحہ گائے دیکھی اس میں اس جانب اشارہ تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اس غزوہ (یعنی غزوۂ احد) میں مقتول ہوگی یعنی جام شہادت نوش کرے گی، اور یہ جو فرمایا کہ "واللہ خیر" اس میں اس طرف اشارہ ملتا ہے کہ مؤمن کیلئے ہر حال میں بہتر ہی کا فیصلہ ہوتا ہے، اگر جہاد سے صحیح سالم واپس آگیا تو اجر وغنیمت لے کر واپس آتا ہے، اور اگر جام شہادت نوش کرلیا تو شہید کیلئے جو فضیلتیں ہیں، وہ اتنی عظیم ہیں کہ ہر ایمان والے کو اس پر رشک ہوتا ہے، اور یہ بھی اس کیلئے بڑی کامیابی اور خیر ہے۔

فضیلت نمبر ٦٦

آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے مدینہ منورہ کی طرف لوگوں کے قلوب کا کھنچنا

عن جابر رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یوماً ونظر إلی الشام فقال :" اللهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ "، وَنَظَرَ إِلَى الْعِرَاقِ، فَقَالَ نَحْوَ ذَلِكَ، وَنَظَرَ قِبَلَ كُلِّ أُفُقٍ، فَفَعَلَ ذَلِكَ، وَقَالَ: " اللهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ ثَمَرَاتِ الْأَرْضِ، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا " . رواه أحمد[۸۹]

---

(۸۹) (رواه الإمام أحمد (۳ / ۳٤۲)، والبزار(۲ / ٥۱)بإسناد حسن والبخاری فی الأدب المفرد (۲۸۲)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن سنا اور اس وقت آپ ﷺ (ملک) شام کی طرف نظر فرمارہے تھے۔: اے اللہ اہل شام کے قلوب متوجہ فرما دیجئے، پھر ملک عراق کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے اللہ ان کے دل متوجہ فرما دیجئے، پھر ہر طرف دیکھ کر یہی ارشاد فرمایا، پھر فرمایا: اے اللہ زمین کے پھلوں میں ہمارے لئے برکت عطا فرمایئے اور ہمارے مُدّ اور صاع میں برکت عطا فرمایئے۔

تشریح: یہ آنحضرت ﷺ کی دعا کے ثمرات وبرکات ہیں کہ ہر مسلمان کا دل مدینہ منورہ کی طرف کھنچتا ہے، اور مدینہ منورہ کا نام سن کر بے چین ہو جاتا ہے، اور مدینہ منورہ سے اور اہل مدینہ سے والہانہ محبت کا ہونا یہ دعا نبوی کے ثمرات ہیں۔

فضیلت نمبر ٦٧، ٦٨

آنحضرت ﷺ کی دعا کی برکت سے مدینہ منورہ کی آب وہوا خوب عمدہ ہوگئی اور اس کا بخار جحفہ منتقل ہوگیا

عن عائشة رضى الله عنها أنه قالت : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ الله ﷺ المَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ رَضِيَ الله عَنْهُمَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، قُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلاَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الحُمَّى، يَقُولُ:

[البحر الرجز]

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ ... وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ:

[البحر الطويل]

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً ... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ ... وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ» رواه البخاری(٩٠)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو تیز بخار آگیا، فرماتی ہیں کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس آئی اور پوچھا: ابا جان آپ کا کیا حال ہے ؟ اور اے بلال آپ کا کیا حال ہے ؟ فرماتی ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بخار چڑھتا تھا تو یہ (شعر) پڑھتے تھے:

كل امرئ مصبح في أهله والموت أدنى من شراك نعله

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح بخیر کہا جاتا ہے۔

حالانکہ موت اسکے جوتے کے تسمہ سے بھی زیاد قریب ہے۔

یعنی ہر شخص کو صبح کے وقت دوسرے لوگ صبح بخیر کی دعا دیتے ہیں لیکن موت کا کسی کو پتہ نہیں کب آکھڑی ہو اور وہ (موت) انسان سے اتنے قریب ہے کہ اس کے جوتے کا تسمہ بھی قدم سے اتنا قریب نہیں۔ اور حضرت بلال کو جب بخار سے افاقہ ہوتا تھا تو مکہ مکرمہ کو

(٩٠)(صحيح البخاری : كتاب المرضى، بَابُ عِيَادَةِ النِّسَاءِ الرِّجَالَ (رقم ٥٦٥٤)

یاد کر کے یوں شعر پڑھتے:

ألا ليت شعري هل أبيتن ليلة

کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ کیا میں کوئی رات گزار سکوں گا

بواد وحولي إذخر وجليل

وادی (مکہ) میں اس حال میں کہ اذخر اور جلیل گھاس میرے ارد گرد ہو

وهل أردن يوماً مياه مجنة

اور کیا میں پہنچ سکوں گا مقام مجنہ کے پانیوں پر

وهل تبدون لي شامة وطفيل

اور کیا مجھے "شامہ" اور "طفیل" (پہاڑیاں کبھی) نظر آئیں گی؟

یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حرمِ مکہ کی یاد بہت زیادہ آتی تھی، کیونکہ مکہ مکرمہ کی آب وہوا بڑی صحت افزا تھی جبکہ مدینہ منورہ اسوقت تک وباء زدہ تھا۔

(مجنہ مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے، جہاں عرب کا مشہور بازار موسم حج میں لگتا تھا، اور وہاں پانی کا قدرتی ذخیرہ بھی تھا، شامہ اور طفیل مکہ مکرمہ کی دو پہاڑیوں کے نام ہیں)

شراح نے لکھا ہے کہ یہ دونوں مکہ سے تیس میل دور پہاڑ ہیں اور بعض حضرات کا قول یہ دونوں پہاڑ مقام "مجنہ" کے قریب ہیں۔ علامہ خطابی نے فرمایا ہے کہ "میں بھی یہی سمجھتا رہا کہ یہ دونوں پہاڑ ہیں، پھر وہاں سے میرا گذر ہوا تو پتہ چلا کہ یہ دونوں پانی کے چشمے ہیں، لیکن علامہ زرقانی نے فرمایا ہے کہ دونوں باتیں اس طرح جمع ہوتی ہیں کہ پہاڑوں میں یا پہاڑوں کے قریب دو چشمے ہوں، لہذا جس نے پہاڑ بتایا اس کی بات بھی ٹھیک ہوئی اور جس

نے کہا چشمے ہیں، اس کی بات بھی درست ہوئی۔ واللہ اعلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سب عرض کیا، تو پھر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اے اللہ ! آپ مدینہ کو ہمارے لئے اتنا ہی محبوب بنا دیجئے جتنا کہ مکہ مکرمہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دیجئے، اور اے اللہ ! اس (مدینہ) کو صحت والی سرزمین بنا دیجئے، اور اس کے مد اور صاع میں ہمارے لئے برکت عطا فرما دیجئے، اور اس کے بخار کو مقام جحفہ میں منتقل فرما دیجئے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی دعا قبول فرمائی، اور مدینہ منورہ کی آب و ہوا نہایت عمدہ ہو گئی اس کی ہوا اور اس کی مٹی میں شفا ہے، اس کی بھینی بھینی ہوا کے اثر سے معلوم ہوتا ہے جیسے دل پر شبنم کے پُر بہار قطرے گر رہے ہوں، اُس کی گلیوں میں عجیب کیفیت ہے، اور در و دیوار میں عجیب بہار ہے، آپ ﷺ کی دعاء کے بعد مدینہ منورہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایسا ہی محبوب ہو گیا جیسا کہ مکہ معظمہ تھا، بلکہ اس سے بھی زیادہ محبت ہو گئی، اور صاع اور مد مدینہ کے دو پیمانوں کے نام تھے، جن سے ناپ کر خرید و فروخت کرتے تھے، اور ابھی بھی اسی نام سے دو پیمانے معروف ہیں، جحفہ، رابغ کے قریب ایک بستی تھی، اس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے، اس لئے مدینہ منورہ کے بخار کو وہاں بھیجنے کی دعاء فرمائی، مدینہ کی آب و ہوا تو عمدہ ہو گئی اور جحفہ ایسا اجڑا کہ اجڑ ہی گیا اور آج تک اجاڑ ہے، رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ بال بکھرے ہوئے ایک سیاہ عورت مدینہ منورہ سے مہیعہ میں داخل ہو گئی، آپ ﷺ نے تعبیر دی کہ مدینہ کی وباء

منتقل ہو کر مہیعہ میں چلی گئی، مہیعہ جحفہ کا دوسرا نام ہے، مدینہ منورہ میں جو آجکل کسی کو بخار آجاتا ہے یہ آب و ہوا کی خرابی کی وجہ سے نہیں ہے اور نہ وبائی بخار ہے، بلکہ بخار کے جو دوسرے طبعی اسباب ہیں ان کی وجہ سے بخار آتا ہے، اور بخار مومن کے لئے گناہوں کا کفارہ ہے، اس سے خوب گناہ معاف ہوتے ہیں۔

فضیلت نمبر ۶۹

مدینہ منورہ سے یہود کا اخراج

عن ابن عمر رضی الله عنهما «أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ، وَقُرَيْظَةَ، حَارَبُوا رَسُولَ الله صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ، فَأَجْلَى رَسُولُ الله صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ، وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ الله صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ، فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا، وَأَجْلَى رَسُولُ الله صَلَّىٰٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ، بَنِي قَيْنُقَاعَ، وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ الله بْنِ سَلَامٍ، وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ»، رواه مسلم (۹۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہود بنو نضیر اور یہود بنو قریظہ نے نبی اکرم ﷺ سے لڑائی رکھی، تو آپ ﷺ نے بنو نضیر کو جلاوطن کر دیا، اور بنو قریظہ کو اپنی جگہ پر رہنے دیا اور ان پر احسان فرمایا، پھر اس کے بعد بنو قریظہ نے (مسلمانوں

(۹۱)مسلم برقم (۱۷۶۶)كتاب الجهاد والسير، باب إجلاء اليهود من الحجاز

سے) جنگ کی ٹھانی تو آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور اموال کو مسلمانوں میں مال غنیمت کے طور پر تقسیم فرمادیا، البتہ کچھ افراد ان کے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوگئے، تو آپ ﷺ نے ان کو امان دی، اور تحفظ دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے یہودِ مدینہ یعنی عبد اللہ بن سلام کی قوم بنو قینقاع اور یہود بنو حارثہ اور تمام یہودیوں کو مدینہ سے نکال دیا۔

فضیلت نمبر ۷۰

رسول اللہ ﷺ کا مدینہ منورہ کے درودیوار کو دیکھ کر شدتِ اشتیاق سے سواری تیز فرمالینا

عن أنس رضی الله عنه «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّىٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ المَدِينَةِ، أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا» .(۹۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر سے واپس مدینہ تشریف لاتے تھے تو جیسے ہی آپ ﷺ کی نظر مدینہ کے درودیوار پر پڑتی تھی تو آپ ﷺ مدینہ سے محبت کی وجہ سے سواری کو تیز فرمالیتے تھے، (تاکہ جلدی مدینہ پہنچ جائیں)

(۹۲)صحیح البخاری: (رقم۱۸۸۶)، کتاب فضائل المدینة باب بلاترجمة الباب .

فضیلت نمبر ۱۷

اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے

عن جابر بن سمرة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ» رواه مسلم(۹۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے کہ اللہ پاک نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

عن أبی حميدالساعدی رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: هَذِهِ طَابَةُ، وَهَذَا أُحُدٌ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ " . رواه البخاري(۹۴)

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے، تو مدینہ کے قریب پہنچ کر آپ ﷺ نے فرمایا یہ طابہ ہے، اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

فائدہ: محدث جلیل امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ طابہ اور طیبہ

---

(۹۳) صحيح مسلم : (حديث ۴۹۱) ، كتاب الحج باب المدينةتنفى شرارها.

(۹۴) رواه البخارى : (حديث ۴۴۲۲) كتاب الحج.

دونوں الفاظ ''طیب'' بمعنی خوشبو سے بنے ہیں، طاب اور طیب دو لغات ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ لفظ ''طیب'' بمعنی طاہر اور یہ اس سے بنا ہے، کیونکہ مدینہ ہر شر سے پاک ہے۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کی تشریح میں طابہ اور طیبہ دونوں روایتیں نقل کی ہیں، اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھدیا۔
مسند ابو داود طیالسی میں حضرت سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ لوگ مدینہ کو یثرب کہا کرتے تھے تو آنحضرت ﷺ نے اس کا نا طابہ رکھا۔
ابو عوانہ نے بھی طاب اور طیب دونوں لغات نقل کی ہیں، اور ان کا اشتقاق ''الشیء الطیب'' سے بتایا ہے، اور بعض نے فرمایا کہ اس کی مٹی کی پاکیزگی کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس کی آب وہوا عمدہ اور صاف ستھری ہے، اور مدینہ کا رہنے والا اس میں ایک عجیب وغریب خوشبو محسوس کرتا ہے جو اس کے در ودیوار میں سے آتی ہے اور کسی اور جگہ یہ خوشبو نہیں پائی جاتی (۹۵)۔ (فتح الباری)

فضیلت نمبر ۷۲، ۷۳، ۷۴

مدینہ منورہ کے پھل اور رزق میں برکت ہونے کا بیان

عن أبي هريرة رضى الله عنه أنه قال: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّىٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّىٱللَّهُعَلَيۡهِوَسَلَّمَ، قَالَ: «اللهُمَّ

(۹۵) فتح الباری للحافظ ابن حجر رحمه الله (ج ٤ / ص٨٩)

بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ»، قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ . رواه مسلم(۹۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے لوگ موسم کا نیا پھل لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوتے تھے، آپ ﷺ وہ پھل ہاتھ میں لیکر دعا فرماتے: اے اللہ ہمارے پھل، ہمارے شہر اور ہمارے مُدُ اور صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ بیشک ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے بندے، نبی اور آپ کے خلیل ہیں، میں بھی آپ کا بندہ اور نبی ہوں، ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کے لئے دعا کی میں مدینہ کیلئے ویسی دعا کرتا ہوں، اور مزید اس جیسی (برکت کی) دعا کرتا ہوں پھر آپ ﷺ سب سے چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل عنایت فرما دیتے تھے.

---

(۹۶) رواه مسلم : كتاب الحج ، باب فضل المدينة، ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، وبيان تحريمها، وتحريم صيدها وشجرها، وبيان حدود حرمها (حديث ۱۳۷۳)

فضیلت نمبر ۷۵

رسول اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کیلئے مکہ مکرمہ کی برکتوں سے دوگنی برکت کی دعا فرمانا

عن أنس بن مالك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال : قال رسول الله ﷺ :«اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ البَرَكَةِ» رواه البخاي(۹۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ مدینہ میں مکہ کی برکت سے دوگنی برکت عطا فرما۔

وعن أبي هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قيل يا رسول الله ، إِنَّ صَاعَنَا أَصْغَرُ الصِّيعَانِ، وَمُدَّنَا أَصْغَرُ الْأَمْدَادِ، فَقَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَقَلِيلِنَا وَكَثِيرِنَا، وَاجْعَلْ لَنَا مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، . صحيح ابن حبان(۹۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ہمارا صاع دوسرے صاعوں میں سب سے چھوٹا، اور ہمارا مُد دوسرے مُدوں میں سب

(۹۷) رواه البخارى : باب المدينة تنفى الخبث (رقم ۱۸۸۵)، ومسلم : باب فضل المدينة (رقم۱۳٦۹)

(۹۸) رواه ابن حبان فى صحيحه وإسناده صحيح.(الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان رقم۷۳۳۲)

سے چھوٹا مُد ہے، رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: یا اللہ ہمارے صاع میں اور ہمارے مُد میں برکت فرما، تھوڑے میں بھی اور زیادہ میں بھی، اور اس برکت کو دوگنی برکت فرما۔

فضیلت نمبر ۷۶

مدینہ منورہ بلدِ اسلام ہے اس میں کسی دوسرے دین کی گنجائش نہیں

عن أبي رافع رضی الله عنه «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ لَا يُدَعَ فِي الْمَدِينَةِ دَيْنٌ غَيْرَ دَيْنِ الْإِسْلَامِ إِلَّا أُخْرِجَ» رواه الطبراني في المعجم الكبير (۹۹)

ترجمہ: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مدینہ سے دینِ اسلام کے علاوہ دیگر تمام دینوں کو نکال دیا جائے۔

تشریح: مدینہ منورہ خاتم الانبیاء ﷺ کا مبارک شہر ہے بلد اسلام ہے مہبطِ وحی ہے اسی شہر سے پورے عالم میں اسلام پھیلا اور اس شہر میں سب سے پہلے اسلامی حکومت قائم ہوئی اسلام کا سلسلہ جاری ہوا تو ایسے مبارک شہر میں دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی کیونکر گنجائش ہو سکتی ہے۔

---

(۹۹) (رواه الطبرانی فی الكبير (ج۱ / ص۲۹۲)،برقم ۹۲۵ بإسناد حسن، وذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد (ج۵ص۳۲۵)، ووقع فيه (أن لا ندع)مكان (أن لا يدع) ، وحسنه بعد عزوه للطبرانى)

فضیلت نمبر ۷۷،۷۸

مدینہ منورہ میں قتال کی حرمت اور درخت کاٹنے کا بیان

عن أبي سعيد الخدري رضى الله عنه في حديث طويل عن النبى ﷺ قال : «اللهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا، أَنْ لَا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ، وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ» ...الحديث . رواه مسلم(۱۰۰)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اے اللہ بے شک ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، اس میں خون نہ بہایا جائے، اور اس میں قتال کے لئے ہتھیار نہ اٹھائے جائیں، اور اس میں درختوں کو نہ کاٹا جائے مگر (جانوروں کے) چارہ کے لئے۔

---

(۱۰۰) رواه مسلم : كتاب الحج، باب الترغيب فى سكنى المدينة(حديث ۱۳۷٤)

فضیلت نمبر ۸۰،۷۹، ۸۱، ۸۲

مدینہ منورہ کی گھانس کاٹنے کی اور مدینہ کا شکار بھگانے کی اور مدینہ کے لقطہ کو اٹھانے کی اور مدینہ میں ہتھیار اٹھانے کی ممانعت

عن علي رضى الله عنه في حديث طويل عن النبي ﷺ قال: «لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَادَ بِهَا، وَلَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْمِلَ فِيهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ، وَلَا يَصْلُحُ أَنْ يُقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ» . رواه أبوداؤد[۱۰۱]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک طول حدیث میں منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کی گھاس کو نہ کاٹا جائے، اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے، اور اس کا لُقطہ (گری پڑی چیز) کو نہ اٹھایا جائے، مگر وہ جو اس کا (مالک تلاش کرنے کے لئے) اعلان کرے اور کسی کے لئے مدینہ میں قتال کی نیت سے ہتھیار اٹھانا جائز نہیں، اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے، مگر یہ کہ کوئی شخص اپنے اونٹ (وغیرہ) کے چارہ کے لئے (گھاس کاٹ لے)

تنبیہ: اگر کوئی شخص لقطہ اٹھائے تو اس کے مالک تک پہنچانا واجب ہے، مدینہ منورہ کے

(۱۰۱) رواه ابو داود، كتاب المناسك باب في تحريم المدينة رقم : ۲۰۲٤.

علاوہ بھی یہ حکم ہے، لیکن مدینہ منورہ میں لقطہ اٹھالیا تو اس کے مالک تک پہنچانا مزید اہمیت رکھتا ہے، اور لقطہ کے بارے میں حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تفصیل لکھی ہے اسکے حالات بیان فرماتے ہیں دیکھئے بدائع ص٢٩٨ ج٥، مدینہ منورہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ ان کا کاٹنا بوجہ تخریب کاری ہو، لیکن اگر اصلاح وزینت کے لئے کاٹا جائے تو ممانعت کو شامل نہیں، جیسے کہ کسی نے کوئی باغ خریدا اور اس میں ایسے درخت ہیں جن کے باقی رکھنے میں ضرر ہو تو ان کو کاٹنا جائز ہے، اور بعض حضرات نے مدینہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت بیان کرتے ہوئے یہ معنیٰ بتایا ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہو کہ جو درخت خودرو ہوں، البتہ جو لوگوں نے لگائے ہوں تو وہ لوگ اپنے لگائے ہوئے درختوں کو بضرورت کاٹیں تو انکے کاٹنے کی ممانعت نہیں۔ (بذل المجھود)(١٠٢)

فضیلت نمبر ٨٣

مدینہ منورہ گناہوں کو دور کر دیتا ہے

عن زيد بن ثابت رضى الله عنه قال: لما خرج النبي ﷺ إلى أحد رجع ناس

---

(١٠٢) وقال المهلب: في حديث أنس دلالة على أن المنهي عنه في الحديث الماضي مقصور على القطع الذي يحصل به الإفساد، فأما من يقصد به الإصلاح كمن يغرس بستانًا مثلًا، فلا يمتنع عليه قطع ما كان بتلك الأرض من شجر يضر بقاؤه، قال: وقيل: بل فيه دلالة على أن النهي إنما يتوجه على ما أنبته الله من الشجر بما لا صنع للآدمي فيه، كما حمل عليه النهي عن قطع شجر مكة. بذل المجهود (٧/ ٥٦١) برقم (٢٠٣٥) كتاب الحج باب تحريم المدينة)

ممن خرج معه وكان أصحاب النبي ﷺ فرقتين فرقة تقول نقاتلهم وفرقة تقول لا نقاتلهم فنزلت ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ وَٱللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوٓاْ ﴾ (سورة النساء: ٨٨) وقال إنها طيبة تنفى الذنوب كما تنفى النار خبث الفضة. رواه البخاري(١٠٣)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ غزوہ احد میں مدینہ سے اُحُد کی طرف تشریف لے گئے تو کچھ لوگ (منافقین) (راستہ سے) واپس ہو گئے، اور اس وقت مسلمانوں کی دو جماعتیں بن گئیں، ایک جماعت کا کہنا تھا کہ ہم منافقین سے قتال کریں گے، اور ایک جماعت کہتی تھی کہ ہم منافقین سے قتال نہیں کریں گے، اسی موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي ٱلْمُنَٰفِقِينَ فِئَتَيْنِ وَٱللَّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُوٓاْ ﴾ اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

فضیلت نمبر ٨٤

مدینہ منورہ کے قلعوں کو گرانے کی ممانعت

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبي ﷺ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آطَامِ

---

(١٠٣) (رواه البخارى: كتاب تفسير القرآن، باب سورة النساء (رقم ٤٠٥٠)

الْمَدِينَةِ أَنْ تُهْدَمَ. . رواه الطحاوی.[١٠٤]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا۔

فائدہ: حدیث بالا سے مدینہ منورہ کے قلعوں کو گرانے کی ممانعت معلوم ہوئی اور اس حدیث سے مدینہ منورہ کے آثار کی حفاظت کرنا بھی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ ان سے تاریخ اسلام وابستہ ہے۔

فضیلت نمبر ۸۵

مدینہ منورہ کی وادی عقیق مبارک وادی ہے

عن عمررضی الله عنه يقول سمعت النبي ﷺ بوادي العقيق يقول :" أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الوَادِي المُبَارَكِ وَقُلْ: عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ " . رواه البخاري[١٠٥]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں وادئ عقیق کے بارے میں

---

(١٠٤) (رواه الطحاوي فی شرح معانی الآثار:(٤ / ١٩٤) (٦٣٢٢)، والبزار كما فی كشف الأستار (٢ / ٥٤) برقم (٥٩٥١) ورجال الطحاوی رجال الصحيح

(١٠٥) (رواه البخاري :كتاب الحج باب قول النبی صلى الله عليه وسلم العقيق واد مبارك(باب رقم ١٥٣٤)

کہ گذشتہ رات میں میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیئے، اور کہیئے کہ میں حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھتا ہوں (یعنی حجِ قران کر رہا ہوں)

فائدہ: وادئ عقیق مدینہ منورہ کی مبارک وادیوں میں سے ہے، جو کہ مدینہ منورہ کی مغربی جہت پر ہے۔

فضیلت نمبر ۸۶

مدینہ منورہ کی وادئ بطحان کی فضیلت

عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي ﷺ قال: بطحان على ترعة من ترع الجنة . رواه البخاري في الكبير(۱۰۶)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ وادی بطحان جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہو گا۔

تشریح: ترعۃ کے معنی دروازہ اور اونچی جگہ باغ کے آتے ہیں، ترعہ کی دونوں تفسیریں کی گئی ہیں،، بہر حال مدینہ منور کی وادی بطحان کی یہ بڑی فضیلت ہے کہ جنت کے دروازہ پر ہو گی، یا جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہو گی۔ والحمد للہ

(۱۰۶) (رواه البخاری فی الکبیر (۲/ ۵۱) والبزار کما فی کشف الأستار ۲/ ۵۸، والحدیث حسن بمجموع طرقه ، انظر سلسلة الأحادیث الصحیحة (۲٤۱۱)

فضیلت نمبر ۸۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وادی بطحان کی مٹی سے مریض کا علاج فرمانا

عن ثابت بن قيس بن شماس عن أبيه عن جده عن رسول الله ﷺ أنه دخل على ثابت بن قيس . قال أمد وهو مريض فقال :"اكْشِفِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ، عن ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ".ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بُطْحَانَ، فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ، وَصَبَّهُ عَلَيْهِ" رواه ابو داود[۱۰۷]

ترجمہ: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی بیماری کے ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ان کی عیادت کیلئے) تشریف لے گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی: اے لوگوں کے رب ثابت بن قیس کی بیماری دور فرمادیجئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحان کی مٹی پیالہ میں ڈالی پھر اس میں پانی ڈال کر دم فرمایا اور حضرت ثابت پر ڈال دی۔

تشریح: اس حدیث شریف میں مدینہ منورہ کی وادی بطحان کی مٹی کو مریض پر پانی میں دم کرکے اللہ تعالی سے دعا کرتے ہوئے ڈالنے کا ثبوت ملا، جس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی اور ظاہری دونوں علاجوں کو مریض کے لئے جمع فرمایا، وادی بطحان مدینہ منورہ کی مشہور وادی ہے، غالباً اس حدیث کی وجہ سے اس جگہ کی مٹی کو خاک شفا کے نام سے

(۱۰۷) رواه أبو داود وسكت عليه : كتاب الطب ، باب ماجاء فى الرقى(رقم ۳۸۸۵)

موسوم کیا جاتا ہے. واللہ تعالی اعلم

تنبیہ: شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی جائے اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگی جائے اور ظاہری سبب بھی اختیار کیا جائے۔ حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا مریض کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاء کی دعا کرنا ظاہری علاج کرنے پر مقدم ہے ۔پہلے دعا کی جائے پھر دوا کی جائے جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی اکشف البأس رب الناس عن ثابت بن قیس بن شماس پھر اس کے بعد مدینہ کی وادی بطحان کی مٹی لے کر اس پر دم فرمایا اور ان پر ڈال دی.

نوٹ: وادی بطحان قربان روڈ اور عوالی کے درمیان میں واقع ہے، جہاں مدارس شاوی ہیں اور وہاں قریب میں بئر غرس بھی ہے جو مدینہ منورہ کے تاریخی کنووں میں سے ہے، اہل مدینہ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔

فضیلت نمبر ۸۸

مدینہ کی مٹی میں باذن اللہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) شفاء ہے

عن عائشة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهَا أن رسول الله ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَهَا «بِاسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا،

لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا» . رواه مسلم[(۱۰۸)]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب کوئی بیمار ہوتا یا کوئی اس کو زخم وغیرہ لگ جاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی انگلی مبارک کو لب لگا کر زمین پر لگاتے (تا کہ اس کو مٹی لگ جائے) اور یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهِ سَقِيْمُنَا بإذن ربنا اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض آدمیوں کے لعاب کے ساتھ ملائی جارہی ہے۔ تا کہ ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار شفایاب ہو جائے۔

تشریح: لیشفی سقیمنا باذن ربنا میں نبی اکرم ﷺ یہ بتایا ہے کہ شفاء اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے حاصل ہوگی ظاہری علاج کرنے کا فائدہ حاصل ہونا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوگا، مریض کا علاج بھی کیا جائے اور اس کی شفایابی کی دعا بھی کی جائے اور مریض کو چاہیے وہ خود بھی اپنے لئے دعاؤں کا اہتمام کرے اور حکماء اطباء مریض کا ظاہری علاج کرنے کے ساتھ ساتھ اس کیلئے دعا بھی کریں، حدیث بالا میں نبی اکرم ﷺ نے مریض کا علاج مدینہ کی مٹی سے فرماتے ہوئے یہ دعائیہ کلمات بھی ارشاد فرمائے، جو ابھی گذرے۔

فائدہ: مام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ تربة أرضنا سے مراد بعض اہل علم کے نزدیک خاص مدینہ منورہ کی مٹی ہے کیونکہ یہ مبارک مٹی ہے۔

اور جس کو مدینہ طیبہ کی مٹی نہ مل سکے تو حدیث شریف میں مذکور دعا پڑھ کر دوسری مٹی سے بھی علاج کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اہل علم کے دوسرے قول کے مطابق تربة أرضنا سے

---

(۱۰۸) رواه مسلم :كتاب السلام (باب استحباب الرقية رقم ۲۱۹٤)

ساری زمین کی مٹی ہے اور یہ حدیث شریف میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اعجاز علمی میں سے ہے، موجودہ زمانہ میں اطباء کو تحقیق ہوئی ہے کہ مٹی میں جراثیم مارنے کی خاصیت ہے۔

فضیلت نمبر ۸۹

مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جادو اور زہر سے تحفظ کا ذریعہ ہے

عن سعيد بن أبي وقاص رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: «مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ» . رواه البخاري(۱۰۹)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح (نہار منہ) سات عجوہ کھجور کھالے، اس دن اُس کو نہ زہر نقصان پہنچائے گا نہ سحر۔ (بخاری)

---

(۱۰۹) رواه البخارى باب الأطعمة ، (كتاب رقم ٥٤٤٥)، ومسلم: كتاب الأشربة/ باب فضل المدينة، (رقم ٢٠٤٧)

فضیلت نمبر ٩٠

مدینہ منورہ کی کھجور '' عجوة العالية''

میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاء ہے

عن عائشة رضي الله تعالى عنها أن رسول الله ﷺ قال: «إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً - أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ - أَوَّلَ الْبُكْرَةِ» . رواه مسلم(١١٠)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کی عجوۂ عالیہ میں شفاء ہے یایوں فرمایا کہ یہ تریاق ہے صبح نہار منہ استعمال کرنے میں۔

وضاحت: مدینہ طیبہ میں عجوۃ العالیہ کے باغات مسجد قباء کے آگے جاکر یعنی قبلہ رخ جاکر مشرقی جانب میں ہیں ابھی بھی بعض باغات موجود ہیں جن کی عجوۃ کو عجوۃ العالیہ کہا جاتا ہے.

فضیلت نمبر ٩١

عجوہ بحکم الٰہی دل کے امراض کیلئے باعث شفاء ہے

اور حکم الٰہی سے دل کی بند شدہ شریانوں کو کھولنے کا باعث ہے

عن سعد رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قال:مرضت مرضاً أتاني رسول الله ﷺ :يَعُودُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فُؤَادِي، فَقَالَ: "إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُودٌ، ائْتِ

---

(١١٠) (رواه مسلم الكتاب والباب السابقان، (رقم ٤٨٢٠)

الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ، ثُمَّ لِيَلِدَّكَ بِهِنَّ". رواه أبو داود(۱۱۱)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری چھاتیوں کے درمیان (سینہ پر) ہاتھ رکھا، مجھے اس کی ٹھنڈک تک محسوس ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں دل کی تکلیف ہے، تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبیب ہے اسے چاہئے کہ وہ عجوہ کے سات دانے لیکر انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے اور وہ تمہیں پلا دے۔

فائدہ: دل کے مریضوں نے اس کا تجربہ کیا، مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق، انہوں نے عجوہ کے سات دانے مع گٹھلیوں کے کوٹ کر صفوف بنا کر استعمال کیا، تو ان کی بند شریانیں کھل گئیں، جبکہ ڈاکٹر ان کے لئے آپریشن تجویز کر چکے تھے، یہ عمل کرنے کے بعد آپریشن کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اور اسکا بہتر طریقہ یہ ہے کہ عجوہ کھجور کی گٹھلیوں کو کوٹ کر اور گلنڈر میں باریک پیس لیا جائے پھر اس بارودہ اور عجوہ کھجور میں پانی ملا کر گلنڈر میں حل کر لیا جائے جیسا جوس بنایا جاتا ہے پھر مریض کو نہار منہ پلایا جائے، سات کھجوریں اور اسکے مطابق گھٹلیوں کا بارودہ لے لیا جائے اور سات دن نہار منہ پلا دیا جائے تو زیادہ مفید ہے ان شاء اللہ تعالی۔ اس طرح انچاس ۴۹ کھجوریں مع گٹھلیوں کے ہو جائیں گی۔

---

(۱۱۱) رواه أبو داود :كتاب الطب ،(باب فى تمرةالعجوة رقم ۳۸۷۵)، وسكت عليه

فضیلت نمبر ۹۲

اللہ تعالی کے حکم سے مدینہ کی عجوہ کھجور ہر مرض سے حفاظت کا ذریعہ ہے

عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: " مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ مِنْ بَيْنَ لابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى الرِّيقِ، لَمْ يَضُرَّهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ شَيْءٌ حَتَّى يُمْسِيَ " رواه الإمام أحمد(١١٢)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اسے اس دن شام تک کچھ ضرر نہیں پہنچے گا۔

فضیلت نمبر ۹۳

مہاجرین اور انصار مدینہ میں مؤاخاۃ (بھائی چارہ کی فضا)

عن أنس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قال: «حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ» . رواه البخاري(١١٣)

---

(١١٢) رواه الإمام أحمد بإسناد صحيح : (١ / ١٦٨) طبعة قديمة.

(١١٣) رواه البخارى :كتاب الاعتصام، باب ماذكرالنبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحض على اتفاق أهل العلم (رقم ٧٣٤١)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش میں ایک دوسرے کا حلیف بننے کا معاہدہ میرے گھر میں (جو مدینہ میں تھا) کرایا، اور مکمل ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی اور قبیلہ بنو سلیم پر بددعا فرمائی۔

تشریح: انصار اور مہاجرین میں مواخاہ کرانا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے کارناموں میں سے ہے اس کی مثال تاریخ میں نہی ملتی۔

فضیلت نمبر ۹۴

انصارِ مدینہ کا مہاجرین کے لئے اپنا مال پیش کرنا

عن أنس رضى الله عنه قال: لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ، نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الأَنْصَارِ، فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ: أُقَاسِمُكَ مَالِي، وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ، قَالَ: بَارَكَ الله لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى، فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَتَزَوَّجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ» . رواه البخاري(١١٤)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ مدینہ آئے تو مہاجرین انصار کے مہمان بنے، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ میں اپنا مال اپنے اور آپ کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنی دو بیویوں

(١١٤) رواه البخارى : كتاب النكاح، باب الوليمة ، (رقم ١٥٦٧)

میں سے ایک کو آپ کی خاطر طلاق دے سکتا ہوں، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل ومال میں آپ کے لئے برکت عطا فرمائے، حضرت عبد الرحمن بن عوف بازار گئے، سودا خریدا، گھی اور پنیر نفع میں حاصل ہوا، پس شادی کی، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی ذبح کر دو۔

فائدہ: امام سہیلی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب "الروض الأنف" میں فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مہاجرین صحابہ کے مدینہ آنے کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان اس لئے مؤاخاۃ کرائی تھی کہ مہاجرین کو اپنے گھر بار، اہل عیال اور اعزہ واقارب سے دوری کی وجہ سے جو وحشت وبیگانگی ہوئی اس مواخات کے ذریعہ اس کا ازالہ ہو جائے اور وہ انصار کی وجہ سے انسیت ومحبت محسوس کریں، پھر جب اللہ پاک نے دین اسلام کو عزت دی اور دین اسلام مضبوط ہو گیا اور وحشت وبیگانگی جاتی رہی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر حکم دیا: ﴿ وَأُوْلُواْ ٱلۡأَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلَىٰ بِبَعۡضٖ فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ ﴾ (الأحزاب: ٦) کہ رشتہ دار باہم زیادہ حق دار ہیں، یعنی میراث میں اب مدار قربت پر ہے نہ کہ ہجرت ومؤخات پر، پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ إِخۡوَةٞ﴾ (الحجرات: ١٠) یعنی مؤمن محبت وتعلق میں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

فضیلت نمبر ۹۵

مدینہ منورہ کا اسلام کے لشکروں کا مرکز بننا اور مدینہ سے دوسری بستیاں فتح ہونے کی خوشخبری

عن أبي هريرة – رضى الله عنه – يقول : قال رسول الله ﷺ :«أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ القُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ المَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الكِيرُ خَبَثَ الحَدِيدِ» . رواه البخاري(۱۱۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسی بستی میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو ساری بستیوں کو کھالے گی، یہ لوگ (یعنی منافقین) اس بستی کو یثرب کہتے ہیں، حالانکہ وہ مدینہ ہے، وہ (بُرے) آدمیوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

تشریح: مذکورہ بالا حدیث میں مدینہ کا سب بستیوں کو کھالینے کا مطلب یہ ہے کہ مدینہ شروع میں دین اسلام کے لشکروں کا مرکز بنے گا، اور مدینہ ہی سے دوسری بستیاں فتح کی جائیں گی، اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اس کا غلہ اور کھانے پینے کا سامان فتح کردہ شہروں سے حاصل ہوگا اور اسی کی طرف ان شہروں کے اموال غنیمت لائے جائیں گے۔ (شرح مسلم للنووی رحمہ اللہ)

---

(۱۱۵) صحيح البخاري باب المدينة تنفي خبثها (۱۳۸۲)

فائدہ: اس حدیث میں جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا مدینہ منورہ اسلام کے لشکروں کا مرکز بنا اور یہیں سے دوسرے شہروں وبستیوں کو فتح کیا گیا اوران کے اموال غنیمت مدینہ میں لائے گئے۔فلله الحمد والمنة.

فضیلت نمبر ۹۶

مدینہ کے اطراف کو آباد رکھنے کی ترغیب

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ الله صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ»، قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ الله قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ، فَقَالَ: «يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ»رواه مسلم (۱۱۶).

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسجد (نبوی شریف) کے ارد گرد جگہ خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ یہاں منتقل ہو جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد (نبوی شریف) کے قریب منتقل ہونا چاہ رہے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ ہم نے اس چیز کا ارادہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنو سلمہ اپنے گھروں کو لازم پکڑے رہو تمہارے آثار (قدم) لکھے جائیں گے تمہارے آثار (قدم) لکھے جائیں گے. تم اپنے گھروں کو لازم پکڑے رہو.

---

(۱۱۶)رواه مسلم ، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد رقم (٦٦٥)

تشریح: اس حدیث شریف میں جہاں آثار قدم جو مسجد کی طرف اٹھتے ہیں ان کا نامہ اعمال میں لکھا جانا معلوم ہوا وہاں اہل علم نے یہ بات بھی لکھی ہے: کہ اس میں ایک اور حکمت بھی ہے وہ یہ کہ مدینہ کے اطراف کو آباد رکھنا چاہیئے خالی نہیں چھوڑنا چاہیئے، بنو سلمہ کا علاقہ وہاں تھا جہاں آج کل مسجد قبلتین ہے اسی وجہ سے مسجد قبلتین کو مسجد بنو سلمہ سے موسوم کیا جاتا ہے یہ جگہ اس وقت مدینہ شہر سے باہر تھی اس جگہ آباد رکھنے اور اس علاقہ کو خالی نہ کرنے کی ترغیب اس حدیث سے معلوم ہوئی۔ والله تعالى أعلم وعلمه أتم وأحكم۔

فضیلت نمبر ۹۷

مدینہ منورہ دینِ اسلام کا ایسا شہر ہے جو تا قیامت آباد رہے گا

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال سمعت رسول اللهﷺ يقول «يَتْرُكُونَ المَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لاَ يَغْشَاهَا إِلَّا العَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ۔ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ المَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا» . رواه البخاري(۱۱۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسولِ انور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑو گے پھر وہاں وحشی جانور، درندے اور پرندے ہی چھا جائیں گے، اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے مدینہ آئیں گے تو

---

(۱۱۷) رواه البخاری : کتاب الحج،باب رغب عن المدينة (رقم ۱۸۷٤)

وہاں صرف وحشی جانور پائیں گے، پھر جب ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر جائیں گے۔

تشریح: شارح بخاری علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ قرب قیامت وقوع پذیر ہو گا۔[(۱۱۸)]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مہلب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہے کہ مدینہ (قرب) قیامت تک لوگوں کا مسکن (رہائش گاہ) رہے گا۔ واللہ اعلم

فضیلت نمبر ۹۸

مدینہ منورہ کے راستوں پر ملائکہ کا پہرہ ہے

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ «عَلَى أَنْقَابِ المَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلاَ الدَّجَّالُ» . رواه البخارى(۱۱۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مدینہ کے داخل ہونے کی جگہوں پر فرشتے متعین ہیں، جس کی وجہ سے مدینہ میں نہ طاعون آئیگا اور نہ دجال داخل ہو گا۔

---

(۱۱۸) (شرح الكرمانى للبخارى ج ۸/ ۶۵ . طبعة مصرية)

(۱۱۹) رواه البخاري كتاب فضائل المدينة ،باب لايد خل الدجال المدينة (رقم ۱۸۸۰)

فضیلت نمبر ۹۹

رسول اللہ ﷺ کا اہلِ مدینہ کیلئے برکت کی دعائیں فرمانا

وعن سعد بن مالك وأبي هريرة رضى الله تعالى عنهما يقولان قال رسول الله ﷺ : اللهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَتِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ، . رواه أحمد(١٢٠)

ترجمہ: حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: اے اللہ مدینہ والوں کے لئے ان کے مدینہ میں اوران کے صاع اور مُدّ میں برکت عطافرما۔

فضیلت نمبر ۱۰۰،۱۰۱

مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کا مسکن ہے اور امن کا شہر ہے

عن عبد الله بن سلام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ في حديث طويل فقام خطيباً.......فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، يُبَشِّرُ بِالْجَنَّةِ مَنْ أَطَاعَهُ، وَيُنْذِرُ بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ، وَأَظْهَرَ مَنِ اتَّبَعَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ اخْتَارَ لَهُ الْمَسَاكِنَ فَاخْتَارَ لَهُ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَهَا دَارَ الْهِجْرَةِ،

(١٢٠)رواه مسند أحمد (٣/ ١٥١) برقم (١٥٩٣) مسند أبي إسحاق سعد بن أبي وقاص رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَجَعَلَهَا دَارَ الْإِيمَانِ، فَوَاللهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ حَافِّينَ بِهَذِهِ الْمَدِينَةِ مُنْذُ قَدِمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا زَالَ سَيْفُ اللهِ مَغْمُودًا عَنْكُمْ مُنْذُ قَدِمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ . رواه الطبراني(۱۲۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: اما بعد! بے شک اللہ پاک نے حضرت محمد ﷺ کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا، فرماں برداروں کو جنت کی بشارت سناتے تھے اور مجرموں کو عذاب سے ڈراتے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے فرماں برداروں کو غالب کیا، چاہے مشرکین کو ناگوار گذرے، پھر اللہ پاک نے اپنے محبوب (ﷺ) کے لئے مدینہ کا انتخاب فرمایا اور اس کو ان کا دار الہجرت بنایا اور اس کو ایمان کا شہر بنایا، اللہ کی قسم جب سے رسول اللہ ﷺ اس شہر میں تشریف لائے ہیں اس وقت سے اب تک فرشتے اس مدینہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے (تو مدینہ رہنے والوں کی آپس کی) جنگ قیامت تک کے لئے ختم ہوگئی۔

---

(۱۲۱) (رواه الطبرانی برجال ثقات (مجمع الزوائد:(۹ / ۹۲)

فضیلت نمبر ۱۰۷،۱۰۶،۱۰۵،۱۰۴،۱۰۳،۱۰۲

مدینہ منورہ دار الہجرت، دار السنۃ اور دار السلامہ ہے، اور اہل فقہ کا مرکز ہے اور شریف لوگوں کی قیام گاہ ہے اور عقلمند اور اچھی رائے رکھنے والوں کی بستی ہے

عن عبد الله بن عباس رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا: أن عبد الرحمن بن عوف رجع إلى أهله وهو بمنى في آخر حجة حجها عمر فوجدني فقال عبد الرحمن فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَالسَّلاَمَةِ، وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: «لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ» . رواه البخاري[(۱۲۲)]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کے پاس منٰی میں جارہے تھے اور اس وقت وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے آخری حج میں منیٰ میں مقیم تھے تو میں انہیں راستہ میں مل گیا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ (حضرت عمر نے لوگوں کے سامنے موسمِ حج میں بیعت

(۱۲۲) رواه البخارى :كتاب مناقب الأنصار باب مقدم النبي ﷺ وأصحابه المدينة، (رقم ۳۹۲۸)

اورامارت کے سلسلہ میں کچھ اہم بات ارشاد فرمانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اے امیر المومنین اس سلسلے میں یہاں گفتگو نہ فرمائیں اور جب آپ مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو وہاں جاکر اس سلسلہ کی گفتگو فرمائیں کیونکہ مدینہ دارِ ہجرت اور دارِ سنت اور دارِ سلامتی ہے، وہاں آپ کو اہل تفقہ و سمجھدار، اور شریف و عقلمند لوگ ملیں گے (جو آپ کی بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے) لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رائے پسند فرمائی اور فرمایا کہ میں سب سے پہلے مدینہ جاکر اس بارے میں گفتگو کرونگا۔

فضیلت نمبر ۱۰۸

نبی رحمت ﷺ کی سفارش اور گواہی ایسے شخص کیلئے جس نے مدینہ منورہ کے مصائب پر صبر کیا

عن يحنس مولى الزبير أخبره أنه كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ، فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: اقْعُدِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رواه مسلم(۱۲۳)

ترجمہ: (یحنس) مولیٰ زبیر کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس فتنہ کے

(۱۲۳) رواه مسلم (رقم ۱۳۷۸)، كتاب الحج باب الترغيب فى سكنى المدينة والصبر على لأوائها)

زمانہ میں موجود تھا کہ ان کی ایک باندی ان کے پاس آکر کہنے لگی کہ اے ابو عبد الرحمن حالات بہت خراب ہیں، میں یہاں (مدینہ) سے کسی دوسری جگہ جانا چاہتی ہوں اس پر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا اے نالائق، مدینہ ہی میں رہ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو کوئی مدینہ کی تکالیف برداشت کرے گا ان پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ اور سفارشی ہوں گا۔

تشریح: حدیث بالا سے مدینہ منورہ میں مستقل رہائش پذیر ہونے کی ترغیب معلوم ہوئی، اگر کسی پر کچھ پریشانی کے حالات آجائیں اور مدینہ منورہ سے باہر ایسے مواقع واسباب نظر آرہے ہوں کہ وہاں جانے سے دنیوی اور معاشی حالات بہتر ہونے کی امید ہو تو بھی مدینہ طیبہ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہئے، مدینہ منورہ میں صبر وشکر سے رہتے رہنا چاہئے، کیونکہ اس پر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت و گواہی کا وعدہ فرمارہے ہیں، اس سے بڑی کیا سعادت ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ عامہ کے ساتھ شفاعتِ خاصہ بھی نصیب ہو جائے۔

فضیلت نمبر ۱۰۹

مدینہ میں انتقال کرنے والے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور گواہی

عن ابن عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا : قال قال رسول الله ﷺ : مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ

بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا..رواه أحمد(١٢٤)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو مدینہ میں مرنے کا موقع ملے تو اس کو چاہئے کہ مدینہ ہی میں مرے، کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔

وعن سبيعة الأسلمي رضي الله عنها، أن رسول الله ﷺ ، قال:«مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ، فَإِنَّهُ لَا يَمُوتُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رواه الطبراني(١٢٥)

ترجمہ: حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو مدینہ میں مرنے کا موقع ملے تو اس کو چاہئے کہ مدینہ ہی میں مرے، کیونکہ جس کا مدینہ میں انتقال ہوا میں اس کے لئے قیامت کے روز سفارشی یا گواہ ہوں گا۔

---

(١٢٤) رواه أحمد برقم(٢٧٤)والترمذی(كتاب المناقب / با ب ماجاء فی فضل المدينة)وقال:هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه -

(١٢٥) (رواه الطبراني فی المعجم الكبير (٢٤/ ٢٩٤)، والبيهقی فی شعب الإيمان (٨/ ١١٤)، وذكره الهيثمی فی مجمع الزوائد (٣ / ٣٠٦)، وقال: رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله رجال الصحيح خلا عبد الله بن عكرمة وقد ذكره ابن ابی حاتم وروى عنه جماعة ولم يتكلم أحد بسوء)

فضیلت نمبر ۱۱۰

نبی اکرم ﷺ کا بکثرت بقیع تشریف لے جانا اور اہل بقیع کے لئے دعا و استغفار فرمانا

عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت : كَانَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا، مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللهُمَّ، اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ». رواه مسلم(۱۲۶)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی میری باری ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع تشریف لے جاتے اور اہل بقیع کو اس طرح سلام فرماتے: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا، مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ)(اور دعائے مغفرت بھی فرماتے) ((اللهُمَّ، اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) اے اللہ اہل بقیع کی مغفرت فرما دیجئے.

عن عائشة رضى الله عنها تقول :قَامَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَتْ: فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ، فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ

(۱۲۶) (رواه مسلم كتاب الجنائز باب ما يقال عند دخول القبور(رقم۹۷٦)

الْبَقِيعَ، فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقِفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ، فَأَخْبَرَتْنِي، فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ» . روا ه النسائی (۱۲۷)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے، اور آپ ﷺ نے (باہر پہن کر جانے والے) کپڑے زیب تن فرمائے، اور گھر سے باہر تشریف لے گئے، میں نے اپنی باندی بریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے جاؤ (اور آپ ﷺ کو دیکھو کہاں تشریف لے جاتے ہیں) رسول اکرم ﷺ بقیع (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے، کچھ دیر ٹھیرے اور پھر واپس آگئے، بریرہ آپ ﷺ سے پہلے ہی واپس گئیں اور مجھے بتلادیا، میں نے رات کو آپ ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی بات نہیں کی، البتہ صبح کو میں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے بھیجا گیا تھا کہ میں اہل بقیع کے لئے دعا کروں۔

تشریح: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی طرف سے رسول پاک ﷺ کو حکم ہوا تھا کہ بقیع تشریف لے جائیں اور اہل بقیع کے دعا فرمائیں، سبحان اللہ بقیع قبرستان میں مدفون حضرات کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو حکم فرمایا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں، اللہ تعالی ہمیں بھی بقیع میں مدفن نصیب فرمائے ۔آمین

---

(۱۲۷) (سنن النسائی / كتاب الجنائز رقم ۲۰۳۸، المستدرك للحاكم ۱ / ٤٤٨٨) وصححه ووافقه الذهبي

وعن أبي مويهبة رضى الله عنه مولى رسول الله ﷺ قال: بَعَثَنِي رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: " يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ، إِنِّي قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ فَانْطَلِقْ مَعِي "، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا وَقَفَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قَالَ: " السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْمَقَابِرِ، لِيَهْنِ لَكُمْ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ، مِمَّا أَصْبَحَ فِيهِ النَّاسُ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا نَجَّاكُمُ اللهُ مِنْهُ، أَقْبَلَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يَتْبَعُ أَوَّلُهَا آخِرَهَا الْآخِرَةُ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى " قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: " يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ، إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الدُّنْيَا، وَالْخُلْدَ فِيهَا، ثُمَّ الْجَنَّةَ، وَخُيِّرْتُ بَيْنَ ذَلِكَ، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَالْجَنَّةِ " قَالَ: قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي، فَخُذْ مَفَاتِيحَ الدُّنْيَا، وَالْخُلْدَ فِيهَا، ثُمَّ الْجَنَّةَ، قَالَ: " لَا وَاللهِ يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ، لَقَدِ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّي، وَالْجَنَّةَ " ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَبُدِئَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ حِينَ أَصْبَحَ . (رواه الإمام أحمد)(۱۲۸)

ترجمہ: حضرت ابو مویہبہ رسول اکرم ﷺ کے آزاد فرمودہ غلام روایت کرتے ہیں، کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ درمیان رات میں اٹھایا، اور فرمایا اے ابو مویہبہ! مجھے اہل بقیع کے لئے استغفار کا حکم ہوا ہے، تم بھی میرے ساتھ بقیع چلو، چنانچہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ بقیع حاضر ہوا، آپ ﷺ نے وہاں جاکر فرمایا: اے اہل قبرستان! تمہیں یہ حالت (یعنی بقیع میں مدفون ہوجانا) مبارک ہو، کاش تمہیں پتہ ہوتا کہ اللہ پاک

---

(۱۲۸) رواه أحمد بإسناد حسن (۳۵ / ٤٨٩)،(۱۲ / ٤٠٩)،(رقم ١٥٩٣٩)، وأخرجه أيضاً الدارمى فى سننه فى المقدمة)

نے تمہیں ان فتنوں سے نجات دی جن میں دیگر لوگ مبتلا ہیں، اور وہ فتنے یکے بعد دیگر اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آرہے ہیں، بعد والا فتنہ پہلے سے بڑا ہوتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابو مویھبہ! مجھے دنیا کے خزانے اور اسمیں ہمیشہ رہنے اور جنت دی گئی ہے اور پھر اختیار دیا گیا ہے کہ دنیا کے خزانے یا اللہ سے ملاقات وجنت اختیار کرلوں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) آپ دنیا کے خزانے اور اس میں تاقیامت رہنے کی نعمت اور پھر اس کے بعد جنت لے لیجئے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اے ابو مویھبہ! میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو اختیار کیا ہے، پھر آپ ﷺ نے اہل بقیع کیلئے مغفرت کی دعا فرمائی، اور واپس تشریف لے آئے۔ اس کے بعد صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف شروع ہوئی جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

(فداه أبی و أمی صلی الله علیه وسلم)

تم الكتاب بعون الله الملك الوهاب ، الحمد لله رب العالمين

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا ﴿٥٦﴾ ﴾ الأحزاب: ٥٦

اللهم صل على محمد النبي الأمي و على آله وسلم تسليما و رب صل و سلم دائما أبدا على حبيبك خير خلقه كلهم .